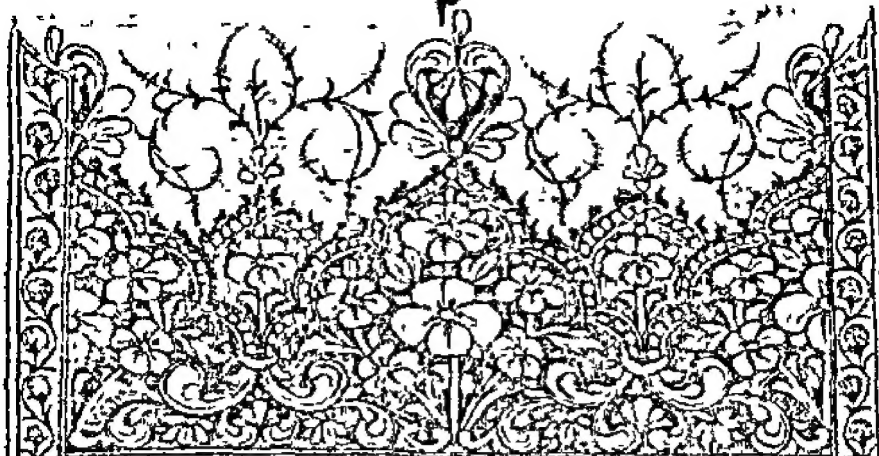


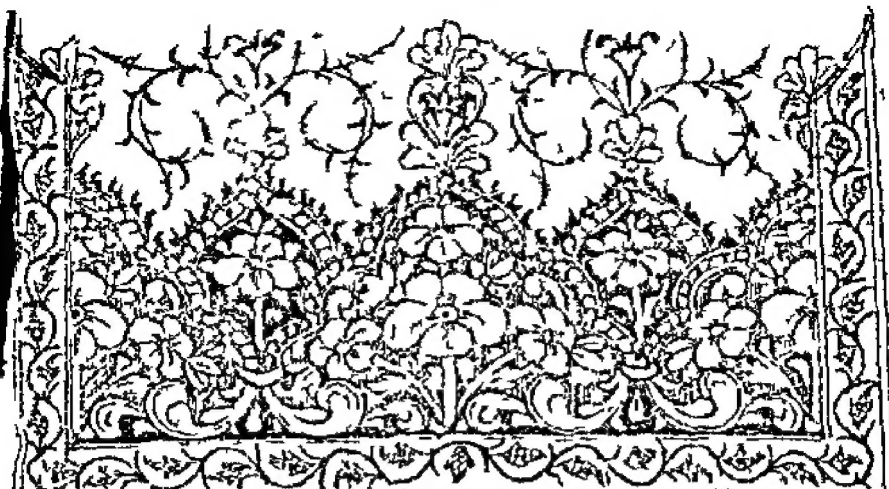
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴	فصل حق میان کا غلام پر	۶۶	جواب اسلام بشرط ہی
۳۵	قسمت حق حقوق العباد ہی حق عیت کیا	۶۵	قسمت توین حقوق جو کہ بندہ آاد پر لازم کرے
۳۶	فصل حق عیت کا بادشاہ پر	"	فصل حق استدعا کا کہ سبب اجبت کیا گیا
۳۸	فصل حق مین قاضی کے	۶۶	فصل بیج حق اللہ کہ سبب کا امر ہے
۳۹	فصل حق مین عورت کے حاد پر	"	فصل بیج حق اللہ کہ سبب کا محبت
۴۰	فصل بیج حق شفقت کے فرزند پر	۶۶	فصل بیج حق العباد کے کہ سبب کا عت
۴۱	فصل حق مین ملوک کو ک مالک پر	۶۸	فائدہ تاکید ادای قرض
۴۲	فصل ملوک جانور و ک بیان مین	۷۰	فصل اگر کوئی ارادہ قرض او اگر نیکار کتا
۴۵	قسمت بیخون حق ہمالیہ ہم صحبت ہم	۷۱	فصل حقوق العباد کہ سبب کا گناہ
۵۰	قسمت مین حق عامہ موشین کا بیان	۷۲	فائدہ ظلم جیسے مسلمان حرام ذی ہر
۶۰	فائدہ حق نینے بہائی بندی کا	۸۳	نزیل بیج خوبی خلق اور نری کے
۶۱	سوال حق نینے بہائی بندی کا	۸۴	خاتمہ کتاب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الملك العزيز العليم والصلاة والسلام على سوله محمد
 سيد الانام وعلى اله العظام واحسانا بالكرام الذين فازوا
 بحقيقة الاسلام وانح هو كه رساله حقيقة الاسلام تصنيف فاضل
 عالم باعمل فقيه عرفان پناه حقائق آگاه حضرت قاضی سنار الله دانی تہی
 کا زبان فارسی میں نہایت عمدہ تھا اوس میں حق تعالیٰ کی حقوق جو
 بندوں پر ہیں اور بندوں کے حقوق جو آپس میں ایک کے دوسرے
 میں بخوبی تحریر تھی پس جناب مولوی محمد علی صاحب ساکن مدینہ
 پر گئے بلج آباد علاوہ لکھنؤ میں بنظر نفع عام واقادہ تمام اردو زبان میں
 اوسکا ترجمہ کیا کہ ہر شخص اردو وخوان بھی اوسکو پڑھ کر حق ادا اور

حق الصباہ سے واقف ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راہ
 نجات اپنی آنکھ سے دیکھ لے پھر رسالہ مسطور کو بامید
 طبع مولوی صاحب بوصوف نے بحضور فیض معہور عالم علوم دینی
 حامی مروج احکام شرع شہین محراب اہل الدین الدولہ وزیر الملک
 نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ و ام اقبالہ والی ریاست
 صحرا آباد عرف لٹکانہ کے پیشکش کیا اوس پر جناب مدوح نے پندیرہ
 غور و تمقن نظر فرمائی بعض مقامات ایسے نظر آئے کہ غالباً جو
 غلطی کا تبیین یا تصحیف ناقلین کے قاعدہ اصول و فقہ سے
 مطابق نہیں ہوتے تھے اوتھیں نواب صاحب مدوح نے
 بدل توجہ فرمائی اور جس کتاب سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ
 نے حوالہ دیکر لکھا تھا اوس کتاب سے مطابق کر کے
 اون مقامات کی تصحیح کر دی اور ترجمہ بالیضاح مطلب
 مطابق قاعدہ اصول و فقہ کے درست کیا اور ایک فصل
 بخائیوں کے حقوق میں اپنی طرف سے زیادہ فرائی
 نفع امداد المصنف والترجمہ والمصحح و جمیع المسلمین
 بحر مہذبہ والہ واصحابہ اجمعین



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَتُخَوِّنُ الرَّحْمَنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ
 وَالْعَقْلَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ خَلْقِ
 اللَّهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ سُورَةُ الدِّينِ وَحُجُومِ
 الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ بِعَنِي سَبْعَ تَعْرِيفَاتٍ خَدَاكُوهِي جَوْنِي وَرُوكَاةَ الْوُكَا
 بِرِغْشَتِي وَالْمَهْرِيَّانِ مَالِكِ رُوزِ جَزَا قِيَامَتِ كَا أَوْرُودِ دَاوِدِ سَلَامِ أَوْرِ
 سِرِّ دَارِ سَفِيرِ وَنِ اَوْرِ پَشُو اَوْرِ مِزْكَارِ وَنِ اَوْرِ بَهِتَرِ نِ خَلْقِ خَدَاكِ هِي اَوْرِ
 اَوْرِ شَلِّ اَوْرِ اصْحَابِ اَوْرِ سَكِي كِي جَو چَرَاغِ دِينِ كِي اَوْرِ سَاہِي سَاہِ سَنَمِ
 ہِنِ جَانِ تُو بہتِ نیکِ بختِ کمرِی تَجْکُو اللہ تعالیٰ دُو نُونِ جہانِ مِ
 کہ اسلامِ کاملِ مرادِ اَوْرِ سِی کہ تَشْکُورِ کُلِّ ذِی حَقِّ حَقِّکِ بِعَنِي

ہر ایک حقدار کا حق پورا پورا ادا کرے تو یہ قصور اور بی فتنہ قسمی
 حقون کی حق اللہ تعالیٰ کا ہی پہلی حق اللہ تعالیٰ کا ادا کرے تو کائنات
 وجود اور توازن وجود کی جو کچھ ہیں سب شیش اسکی ہی کوئی شریک
 اور کائنات میں ہی جو دم کہ اندر جاتا ہی مددگار زندگی کا ہی اور جو باہر آتا
 خوش کر نیوالا طبیعت کا ہی سو ہر ایک مہین و نعمتیں موجود ہیں اور
 ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہے ہی طبیعت ہی نہیں ست و زبان
 میں ایک اسکی طاقت ذرا بہ شکر نعمت ہی جو ہو اسکی کوئی عمدہ برآہ
 پر جو توفیق شکر کسی نعمت کی نعمتوں ہی پاوی تو زبان ہی خواہ ست
 پایا دل ہی عنایات اسکی ہی اور توفیق شکر کی ہی عنایات اسکی
 سی ہی سو در بیان ہر شکر کی کتنی شکر واجب ہوتی ہیں تو باہر آنا عمدہ
 شکر اور اللہ تعالیٰ شانہ کی سی محال ہی اور لازم ہونا تسلسل کا فرمایا اللہ تعالیٰ
 فِی وَاِنْ نَعْلَمُ وَانْجَلَتْ اَللّٰهُ لَا تَحْفَظُوهَا اِنَّ اللّٰهَ لَنَفُوْدُ رَحْمَتِهٖ یَعْنِی اگر کوئی
 نعمتیں اللہ کی تینہ احاطہ کر سکے گی انکا بیشک اللہ تعالیٰ بخشنی والا ہر
 ہی بہ لفظ کلمہ غفور رحیم میں اشارہ ہی یہ کہ اللہ تعالیٰ فی ساتھ فضل اور
 رحمت اپنی کی تکلیف والا لایطاق نہیں دی اور ادا کرنا حق شکر کا بخشدیا
 اور معاف کیا اور موافق سمائی ہر سیکلی شکر واجب کیا جسنی بقدر
 طاقت بشری کی ادائی شکر میں اسکی کوشش کی اور سکو سا بفضل

شکر و تحسین
 شکر و تحسین
 شکر و تحسین

اور رحمت اپنی کی ساتھ صیغہ مبالغہ کی شکوہ فرمایا یعنی بڑا شکر گزار
 چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی حق میں فرمایا اِنَّكَ كَانَتْ عِبْدًا
 شَكْرًا یعنی تہا نوح بندہ بڑا شکر گزار اور جو کوئی ہو سکتی ہوئی
 اسکی شکر گزاری میں کوتاہی کمری وہ بڑا ظالم اور ناشکر نعمت کا
 ہو وی کہیج شکر نعمتون بی انتہا ایسی نعم کی ادنیٰ شکری یعنی تقدیر
 سی تقصیر کی فرمایا اللہ تعالیٰ نِیْ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
 اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفًا یعنی اگر گنوتم نعمتیں اللہ کی تو نہ سکوگی
 احاطہ کرنا انکا بیشک انسان یعنی اکثر انکی سخت ظالم اور بڑی ناشکرین
 اسکی نعمتون کی سوتہوڑا سا شکر جو بندوں سی مطلوب ہی وہ یہ ہی کہ
 اوس سبحانہ تعالیٰ کو ساتھ صفتون کمال اسکی کی موافق نفس الامر بقدر
 طاقت بشری کی پہچانین اور اعتقادون اور خلقون اور عملون سی
 جو کچہ مرضیات اسکی ہی سجا لاوین جو کچہ کہ اوپر وہ بندوں کی نہیں
 سی واجب کیا ہی اسکو ساتھ صفات کمال کی ادا کرین اور مکر وہا
 اور زیات جناب اسکی سی پرہیز کرین اور اسکی رضامندی کو اپنی نفس
 کی رضامندی پر اور تمام مخلوق کی رضامندی پر مقدم کہین تو بیچ و
 سبب نفس متاقد مبت و آخرت کی شرمندہ نہون یعنی نفس کہیں
 روز قیامت کی جانے گا کہ میں فی کس چیز کو مقدم رکھتا تھا اور کس چیز کو

مؤخر کیا تھا اپنی نفس کی رضا کو خدا کی رضا سمجھ کر پھر خدا کی رضا
 کو اپنی نفس کی رضا سمجھ کر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فی قل ان کان ابناءکم
 و ابناءکم و اخوانکم و اذن و احبابکم و عشیرتکم و اموالکم ان اقتزفتکم
 و تجارتکم فقتلکم کما کذبتم و مساکین تترکونکم احب الیکم من اللہ
 و رسوله و جہاد فی سبیلہ فترکتموا حتی یاتی اللہ یا امرہ یعنی کہ
 امی محمد اگر مہون باپ دادی تمہاری اور بیٹی پوتی تمہاری اور بہائی
 تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور کنبہ تمہارا اور مال جو کمائی تھی اور
 سود اگر می کہ ڈرتی بہو ٹوٹی اسکی کو اور مکانات کہ پسندیدہ تمہارے
 ہیں بہت پیاری نزدیک تمہاری اللہ اور رسول اسکی ہی اور جہاد
 کرنے ہی اسکی راہ میں سو منتظر رہو یہاں تک کہ لاوی اللہ تعالیٰ
 حکم اپنا یعنی غارت بنیائیں یا آخرت میں پسندان کو چاہی کہ جو
 دوست رکھی واسطے خدا کی دوست رکھی اور جسکو دشمن رکھی اسکو
 دشمن رکھی اور جسکو کچھ دے واسطے خدا کی دے اور جسکو کچھ نہ دے واسطے
 خدا کی نہ دے اور جو نوالہ اپنی مٹھہ میں یا اپنی بی بی یا اپنی اولاد کی
 مٹھہ میں رکھی تو اس نیت سے رکھی کہ اللہ تعالیٰ فی ہمہ واجب کیا
 ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی من احب اللہ
 و انقض اللہ و اعطی اللہ و متم اللہ فقد استكمل الايمان و روایت

کیا اسکو ابو داؤد و ابی امام سی اور ترمذی فی معاذی یعنی جو شخص
 دوستی کری واسطی خاکی اور دشمنی کری واسطی خدا کی اور دمی سلمی
 خدا کی اور مذمی واسطی خدا کی سو بیشک اونی ایمان پنا کامل کیا
 اور فرمایا علیہ السلام فی اِذَا لَفَقَ الْمُسْلِمُ بَقَّةً عَلٰی اَهْلِهِ وَهُوَ
 يَحْتَسِبُ بِهَا كَانَتْ لَهُ حَقٌّ فَذَرْ رَوَايَتِ كَيْفَا اسکو بخاری اور مسلم فی
 ابن مسعود رضی یعنی اگر خرچ کیا مسلمان فی اپنی اہل پر ساتہ نیت
 عبادت کی ہوگا واسطی اسکی صدقہ یعنی ثواب صدقہ دینی کا
 فصل جو پہچاننا ذات اور صفات اور مریضیات اور کمزوریاں
 حق سبحانہ تعالیٰ کا بلا واسطی پیغمبر و ن کی دشواری اور قیل و
 کافی نہیں ہی اس سبب سی ایمان لانا ساتہ کتابین الہی اور
 رسولون کی اور ساتہ اسکی جولائی بین اسکو رسول و نزل ہوا
 ایمان لانی بین ساتہ حق کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی
 اَلْجَمْعُونَ قَبْلَ يَوْمِ الْقَيْسِ كَوْ فَرَمَا اَنْ تَرْوُونَ مَا اَلَا يَمَانُ بِاللّٰهِ
 وَحَدَّثَ كَيْفَ لَعْنَتِي كَيْفَا جَانَتِي ہوتہ ایمان ساتہ خدای واحد کی کیا ہی
 کہا او تہیک انی بخدا اور رسول اور سکا خوب جانتا ہی فرمایا شہادتہ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ فَانْ تَحْمَدَ اَنْ تَسُوْلَ اللّٰهَ لَعْنَتِي گواہی دینا ساتہ توحید
 خدا کی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہ حدیث

ایمان لانا ساتہ کتابین اور رسولون کی پوری
 ہے اسد تعالیٰ کا

بخاری و مسلمین ہی روایت ابن عباس سی اور اطاعت رسول اللہ کی
اطاعت خدا کی ہوئی فرمایا اللہ تعالیٰ فی مَنْ یُطِيعُ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ یعنی جتنی فرمان برداری کی رسول کی اونی خدا کے
فرمان برداری کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیچ رنگ محبت خدا کی بلکہ عین محبت اللہ تعالیٰ کی ہوئی فرمایا حضرت
فی لَا یُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یہ حدیث صحیحین میں ہی روایت انس سی یعنی ایمان
کسی ایک تمہارے ہیک نہوگا جب تک زیادہ دوست نہوں میں نہوگا
اوسکی باپ اور بیٹی اوسکی سی اور تمام لوگوں سی بہ سوا اوکے راجح رسول خدا
کا بھی طاقت بشری سی باہر ہی لیکن مطلوب بقدر طاقت کی ہی
ف اور وہ بجالانا و امر اور نہوای اوسکی کا ہی اور بہت درو و پوچھنا
اوسپر اور محبت رکھنا ساتھ آل اور اصحاب اوسکی کی فصل بھر
جانتو کہ جو پھیچا ننا ذات اور صفات اور مرضیات اور کمزوریاں
اوس سبحانہ تعالیٰ کا رسول خدا کی واسطی سی پونچا خاص کر ساتھ گوش
خلفاء راشدین کی دین اسلام فی قوت اور رونق پکڑی اور قول
و فعل آنحضرت علیہ السلام کی فی کہ بعضی صحابہ کو معلوم تھی اور بہتوں کو
معلوم نہ تھی اونکی کوشش سی شہرت پانی مسائل اختلاف فی مرجع علیہ

یہی تصدیق ہو سکے اور خدا کا کریم بنے تو یہی ہے

یہی سنا ذات و صفات اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول اور اعلیٰ اس کے

ہر مسئلہ صحابہ کو جمع کر کے تحقیق کر کے جاری کرتی تھی سو او اگر ناسخ
 صحابہ اور اہلبیت کا عین او اگر ناسخ رسول خدا کا ہی او محبت اور
 اطاعت او نکی مانند محبت اور اطاعت رسول خدا کی ہوئی فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی من احبہم و فحبتی لہم و من
 ابغضہم فابغضتہم و من اذہم فقد اذانی و من
 اذانی فقد اذنی اللہ روایت کیا اسکو ترمذی فی عبد اللہ بن
 مسقل سی یعنی حبشی و دست رکھا صحابہ کو سبب دوستی سیری کی
 و دست رکھا او نکو او حبشی دشمن رکھا او نکو سبب دشمنی سیری کی
 دشمن رکھا او نکو او حبشی ایذا دی او نکو سبب ایذا دی
 مجا کو او حبشی مجا کو ایذا دی سبب ایذا دی ایذا دی او نکو او
 فرمایا حضرت فی اقد و ابالک فین من بعدی ابی بکر و عمر
 روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی فی حدیث سی یعنی پیروی کرو
 دو خلیفوں کی جو بعد سیری ہونگی ابو بکر اور عمر اور فرمایا حضرت
 علیکم یمتت و سنت الخلفاء الراشدین من بعدی یعنی
 لازم کرد سنت سیری اور سنت خلفاء راشدین کی جو بعد سیری ہو
 اور فرمایا ہی انا مدینۃ العلم و علی بابہا روایت کیا اسکو
 طبرانی اور حاکم فی ابن عباس سی یعنی مدین شہر علم کا ہون اور علی

دروازه اوسکا ہی اور فرمایا ہی اِی تَارِکُ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ کِتَابُ اللَّهِ
 وَتَعَثَّرَ فِیْ رِوَايَتِ کِیَا اسکو احمد اور طبرانی فی زید بن ثابت سی یعنی
 مین چوڑی جاتا ہوں بعد اپنی تم مین دو بہاری چیز مین یعنی
 جلیل القدر قرآن اور آل نبی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی خُذْ مَا نِصْحَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ هَذِهِ الْحَمَائِدِ لَوْ تَمَّ أَوْ مَا عَلِمَ
 اس حیرالمنی عایشہ سی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی أَصْحَابِی
 كَالْجَوْشَمِ بِأَيْتِهِمْ أَقْتَدَيْتُمْ أَهْتَدَيْتُمْ رِوَايَتِ کِیَا اسکو رزین فی عمر
 سی یعنی اصحاب میری مانند ستاروں کی ہیں جسکی ان مین سی پیروی کرو گی
 ہدایت کو پونچو گی اور یہی ایسی حدیث مین فضائل صحابہ اور اہل بیت
 مین بہت ہیں فصل اسطرح ادا کرنا حق علماء محدثین اور فقہاء
 مجتہدین اور مصنفان کتب دین کا اور سلسلہ استادوں علوم ظاہر
 کا اور پیر و کا جو استاد علوم باطن کی ہیں بچ رنگ حق صحابہ اور
 اہلبیت کی دخل ہی ادا کرنا حق انکا ادا کرنا حق خدا اور رسول کا
 ہی کہنی لوگ وارث میراث پیغمبر کی اور اوٹھانیوالی دین کی ہیں
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرِثَةُ
 الْاَنْبِيَاءِ لَمْ يُورَثُوْا دِيْنَارًا وَاَوْكَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَثَةُ الْعِلْمِ
 رِوَايَتِ کِیَا اسکو اصحاب سنن فی بشر بن قیس سی یعنی بیشک عالم لوگ

علماء و محدثین و فقہاء و مجتہدین و سنن کتب دین

استاد و پیر کا حق

پانچوالی میراث انبیاء کی ہیں اور بیشک انبیاء میراث نہیں چھوڑ گئی
 ہیں نہ دنیا راورد نہ دہم سوا اسکی نہیں کہ میراث چھوڑ گئی ہیں علم
 اور فرمایا علیہ السلام فی فضل العالم علی العابد کے فضیلت
 علیٰ اذناکم ثقلا انما یختصی اللہ من عباده العلماء وروایہ
 کیا اسکو ترمذی نے ابی امامہ سی اور داری فی مکتول اور حسن ہی
 منسلک یعنی بزرگی عالم کی عابد پر مانند بزرگی سیری کی ہی اور بی
 تمہاری پر پھر پڑ ہی تیت مذکور کہ معنی اسکی یہ ہیں نہیں ورنہ
 ہیں خدا سی سب بندوں اسکی ہی مگر عالم لوگ اور فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی انما بعثت معکم یعنی اللہ تعالیٰ نے میں
 بھیجا ہی مجھ کو مگر واسطی تعلیم کرنیکی اور فرمایا حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی اللہ أجود أجوداً وانا أجود بھي آدم وأجود من
 بعدی رجل عليم علما فتنشہ کہ یانی یوم القیامۃ امۃ واحده
 روایت کیا اسکو ہیتمی فی انس خونی یعنی اللہ تعالیٰ بڑا جواد ہی یعنی
 بڑا بخشش کرنی والا اور میں بڑا جواد ہوں آدمیوں میں اور بڑا جواد
 آدمیوں کا بعد سیری وہ شخص ہوگا جسکی سیکھا علم یعنی علم میں پھر
 پہلایا اسکو آویگا روز قیامت کی ایک جماعت اکیلا اٹل ہوا
 مراد وہ ہی کہ اگرچہ امتی ہی نبی نہیں ہی جو امت ساتھ اسکی ہیں

ایک جماعت شاگردوں کی مانند امت کی ہوگی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یُؤْزِنُ یَوْمَ الْقَبْرِ مِثْلَ مِثْقَاتِ الْعِلْمِ
وَدَمِ الشَّهِيدِ اَوْ قَنْیَرٍ مِثْقَالِ الْعِلْمِ عَلٰی دَمِ الشَّهِيدِ اور روایت
کیا اسکو ذہبی نے عمران بن حصین سے یعنی تولی جاوے گی دن قیامت
کی سیاہی عالموں کی اور خون شہیدوں کا سو سیاہی عالموں کی
بہاری ہوگی خون پر شہیدوں کی : اطاعت علماء اور اولیاء کی اطاعت
خدا اور رسول کی ہی اور محبت اونکی محبت خدائی تعالیٰ کی ہی فرمایا
اللہ تعالیٰ فی اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
یعنی فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول خدا کی اور
اونکی جو حکم خدا کا بند و نکو پونچا وین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور اصحاب اور اہلبیت اونکی علیہم السلام اور علمائے ظاہر
اور باطن کہ یہ بندے خدا کی ہیں حق اونکی داخل حقوق العباد کی
ہیں لیکن ملی ہوئی ساتھ حق اللہ تعالیٰ کی ہیں اگر پی لوگ
نہوئی کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور حق اللہ کا ادا نہ کرتا اور فرمایا
رسول مقبول علیہ السلام فی لَوْ لَا هَذَا بَيْنَ اللَّهِ لَمَّا كُنْتُمْ خِزَانًا
وَلَا تَقْدَرُونَ عَلَيْنَا یعنی اگر نہ ہدایت کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کا
ساتھ اتارنی کتابوں اور بھیجنے رسولوں کی ہرگز ہدایت نہ پاتی ہم

اور نہ سقدہ دیتی ہم یعنی ادا زکوٰۃ وغیرہ نکر فی اور نہ پڑھتی ہم نمازیہ لوگ
 سزق ہیں یا دالہی میں اونکی دیکھتی ہی خدا یا داتا ہی اور دوستی دشمنی اپنی
 دوستی و دشمنی ساتھ خدا کی ہی حدیث قدسی میں آیا ہی مِنْ عَادَى وَلِيَّيْ
 فَقَدْ اَدَّ مَثَلَهُ بِالْحَرْبِ رَوَايَت کیا اسکو بخاری فی ابی ہریرہؓ سے یعنی جو کہ
 دشمنی کری ساتھ ولی میری کی خبر دار کرتا ہوں میں اسکو لڑنے کو ساتھ
 اپنی اور یہ بھی حدیث قدسی میں آیا ہی اَوْ لِيَايِي مِنْ عِبَادِي الَّذِيْنَ
 يَتَذَكَّرُوْنَ بِذُنُوْبِيْ وَاَذْكُرُوْا كَرِهَهُمْ رَوَايَت کیا اسکو بخاری فی ابی
 اولیاء ہوں میری ہی وہ لوگ ہیں کہ یاد کی جاتی ہیں ساتھ یاد کرنی
 میری کی اور میں یاد کیا جاتا ہوں یاد کرنی اونکی ہی یون ہی حدیث
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہی قسم و دوسری حقوق العباد ہی
 حق اون لوگوں کا ہی کہ وہ منظر ہیں بعضی حقوق اللہ تعالیٰ کی او ظاہر
 میں واسطہ پڑتی ہیں بیچ پرورش کرنی اور روزی پونچائی اور
 مانند اسکی کی چنانچہ ان باب واداد وایان آورہ لوگ کہ ظاہر
 میں اللہ تعالیٰ ساتھ وپلی اونکی کی روزی پونچاتا ہی یا اونشی
 پرورش کرتا ہی یا کسی طرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت
 پاکوئی نائدہ اونکی واسطی ہی پونچاتا ہی شکر اونکا ہی مانند ان باب
 کی واجب ہی فرمایا رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام فی مسند کہ

قسم و دوسری حقوق العباد

تَشْكُرُ النَّاسَ كَمَا يَشْكُرُ اللَّهُ رَوَيْتُ كَيْفَ اسْكُو مُسْلِمٌ أَوْ تَرْتَدِي فِي أَبِي سَعِيدٍ
 خَدِي سِي تَعْنِي جَبْنِي نَشْكُرُ كَيْفَ أَدْمِي كَا اَوْ سِنِي نَشْكُرُ كَيْفَ خَدَا كَا فَضْلُ
 اَوْرَاكُثْرَانِ سِي حَقِّ مَانِ بَابِ كِي بَيْنِ فَرَايَا اَللّٰهُ تَعَالٰی فِی وَوَصَّيْنَا
 الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَقًّا اُمَّهُ وَهُمَا عَلٰی وَهْنٍ وَفَصَالَهُ فِی عَامَتَيْنِ
 اَنْ اَشْكُرُ لِيْ وَكَوَالِدَيْكَ تَعْنِي حَكْمُ كَيْفَ اَمْنِي النَّسَانِ كُو پِه كِه نِيكِي كَر سِي سَاتِه
 مَانِ بَابِ كِي نِيكِي كَر فِی اَوْسُكِي مَانِ فِی پِیٹ مِیْنِ اَوْ طُحَايَا اَوْ سَكُو سَاتِه
 مَشَقَّتِ كِي مَشَقَّتِ پَر اَوْر دُو بَرَسِ اَوْ سَكُو دُو دِه پِلَا يَا يِه كِه شَكْر كَر مِيرَا
 اَوْر مَانِ بَابِ اِنْسَانِي كَا يِه حَسْمُ قُرْآنِ مَجِيد مِیْنِ كِسِي جَبَه آيَا هِي اَوْر
 رَسُوْلُ خَدَا صَلٰی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فِی كِه اَسْرَمِیْنِ وَ كَر كَيْفَا هِي شَرَك
 كَر فِی اَوْر اِيْنَادِيْنِيْ وَ اَلْدِيْنِ كُو جِيسَا كِه فَرَايَا اَلْكِبَا اِثْرَا اَلْاَشْرَاكُ
 بِاللّٰهِ وَ عَقُوْقُ اَلْوَالِدَيْنِ اَلْحَدِيثُ رَوَيْتُ كَيْفَا اسْكُو نَجَارِيْ مُسْلِمٌ
 فِی عِبْدِ اَلدِيْنِ عُمَرُ سِي مَرَاو عَقُوْقُ سِي سَتَانَا اَوْر بِيْ حَكْمِي كَر نَاهِي عَقُ
 سَاتِه زَبْر عِيْنِ اَوْر تَشْدِيدِ قَافِ كِي مَعْنِي شَقِّ اَوْر قَطْعِ كِي بَيْنِ خِلَافِ
 بَرَاوَر صِلَه كِي شَقِّ كِهْتِي بَيْنِ پُچھا نِيكُو اَوْر قَطْعِ كَا اِثْنِي كُو اَوْر زَبْر نِيكِي
 كَر فِی كُو اَوْر صِلَه جُوڑ فِی اَوْر مَلَا نِيكُو اَوْر اَمَامِ اَحْمَد فِی مَعَاوِزِ جِلِّ سِي
 رَوَايَتِ كِي هِي كِه رَسُوْلُ خَدَا صَلٰی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فِی وَاسْطِي دَسْ حَبْر
 كِي وَصِيَّتِ كِي اِيكِ وَ نَحْنِ سِي فَرَايَا اَلْاَشْرَاكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُلْتِ

أَوْ حَرِّقَتْ وَلَا تَقْنَنْ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ
 وَمَلَائِكَ الْحَدِيثِ تَعْنِي شَرِيكَ مِتَ كَرَسَاتِهِ خَدَاكِي كَيْسِي خَيْرٌ كَوَاكِرِ تَبْتَلِ
 كَيْسَا جَاوِي تَوَا جَلَا يَا جَاوِي تَوَا وَرَبِّي عِلْمِي بَانَ بَابُ كِي مِتَ كَرَا كَرِ جَعَلَمُ
 كَرِينِ وَهْ تَجْهَكُو سَاتِهْ سِ بَاتِ كِي كَهْ بَاهِرُ جَوَا اِهْلِ اَوْرِي اِلْ اِنِي سِي تَعْنِي
 اِنِي بِي اَوْرِي اَوْرِي دُونِ كَوَاوْنِ كِي كَهْنِي سِي جَوُوْرِي اَوْرِي سِجَارِي وَسَلَمُ
 نِي اِنِي هَرِيْرِي رَوَايَتِ كِي هِي كِهْ اِيكُ مَرُوْنِي سَوَلِي اَصْلِي اَسَدُ عَلِي
 اَكِهْ وَسَلَمُ سِي پُوچْ كِهْ زِيَادَهْ لَالِقُ وَاسْطِي نِيكُ مَجْبُتِي كِي كُونِ هِي فَرِيَا
 مَانِ تِيرِي كِهْ اِيكُ پَحْرُ كُونِ هِي فَرِيَا مَانِ تِيرِي كِهْ اِيكُ پَحْرُ كُونِ هِي فَرِيَا
 مَانِ تِيرِي كِهْ اِيكُ پَحْرُ كُونِ هِي فَرِيَا مَانِ تِيرِي كِهْ اِيكُ پَحْرُ كُونِ هِي فَرِيَا
 تِيرِي اِيكُ قَرِيْبُ تَرِ بَعْدُ قَرِيْبُ تَرِ كِي لَعْنِي پَحْرُ جَوُوشْتِي مِيْنِ زِيَادَهْ تَرِ وِيكُ هُو
 وَهْ هِي اَوْرِي فَرِيَا حَضْرَتِ نِي دَعِيْمُ اَنْفَهْ دَعِيْمُ اَنْفَهْ سَرِغَمُ اَنْفَهْ لَعْنِي
 تَيْنِ بَارِ فَرِيَا خَاكُ اَلُوْدَهْ هُو جَوِيْنَاكُ اَوْكِي پُوچْ اَلُو كُونِ نِي وَهْ كُونِ
 هِي يَارِ سَوَلِ اَلُو فَرِيَا مِيْنِ اَوْدِكُ وَالِدِيْرِي عِنْدِ اَلِيكُ بَرِ اَحَدُ مِمَّا اَوْكُلَا
 تَقُوْلُوْا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَوَايَتِ كِي اَسْكُو سَلَمُ اَبِي هَرِيْرِي سِي لَعْنِي حَسْبِي يَا
 مَانِ بَابُ اِنِي كُونِ تَرِ وِيكُ بَرِ اَبِي كِي اِيكُ كَوَاوْرِي دُونِ كَوَاوْرِي دُوْرِي دُوْرِي
 جَنَّتِ مِيْنِ لَعْنِي اَوْرِي حَقُوْقُ اَوْكِي سِي مَحْرُوْمُ رَهَا كِهْ وَهْ سَوَجِبُ دُخُوْلُ حَبْتِ
 كَا تَهِي اَوْرِي تَرِ مَدِي نِي اَبْنِ عُمَرُ سِي رَوَايَتِ كِي كِهْ اِيكُ مَرُوْنِي كِهْ

یا رسول اللہ جسے ایک بڑا گناہ ہوا ہی تو یہ میری کیفیت نہ ہو فرمایا میری
 مان ہی کہ انہیں فرمایا خالہ ہی کہا ہی فرمایا ساتھ دوسکے نیکی کر اور
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی من احبہم مطیعاً للہ فی ولایۃ
 احبہم لہ بابان مفتوحان من الجنة وان کان واحداً فواحداً
 ومن امسک فی الدنیا احبہم لہ بابان مفتوحان من النار
 وان واحداً فواحداً جو کوئی بیعت کرے اس حال میں کہ فرمانبرواری
 کرے تو اللہ کی بیعت حق مان باپ اپنی کی یعنی حق اور نکاح اور کترتا ہی
 صحیح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہے اوسکی لئی دودر وازہ کی کلی
 ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک مان باپ میں ہی یعنی اطاعت کیا
 گیا ہی ایک دروازہ کو لاجاتا ہی اور جو شخص کہ صحیح کرتا ہی اس
 حال میں کہ نافرمانی کرے تو اللہ کی خدا کی حق میں مان باپ کی صحیح
 کرتا ہی اس حال میں کہ کلی ہیں اوسکی لئی دودر وازہ دوزخ سی
 اور اگر ہی ایک مان باپ ہی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ
 کو لاجاتا ہی لوگون فی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ
 والدین اوپر ظلم کری فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی تین بار
 وان ظلماء وان ظلماء وان ظلماء یعنی اگرچہ اوپر ظلم کریں اگرچہ
 اوپر ظلم کریں اگرچہ اوپر ظلم کریں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَلَقَدْ بَايَ الْمُؤْمِنُونَ إِلَى الْوَالِدِ إِلَهُ نَظَرَ رَحْمَةً إِلَّا
 كَتَبَ اللَّهُ لَهُ لِكُلِّ نَظَرٍ حِجَابٌ مَكْرُورٌ يَعْنِي هُنَّ هِيَ كَوْنِي
 فرزند نیک سی که دیکتای طرف والدین اپنی کی ساته حست کی گمیری
 که دیکتای ابد تعالی واسطی او کی عوین هر گاه کی ثواب ایک حج مقبول
 کالوگون لی کہا یا رسول اللہ اگر دیکھی هر روز سوبان فرمایا نعم الله
 أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ يَعْنِي هَانِ اَللَّهُ تَعَالَى بَهْت بڑای او بهت پاکیزه سی
 یعنی اوس چیری که تماری گمان مین سی که کیونکر لکها جاوگا عوین
 هر نظری حج مقبول روایت کیا ان دونون حدیثون کو بهی فی ابن
 عباس سی ایک شخص بی کہا یا رسول اللہ مین اراده جهاو کا دیکتا ہوں
 فرمایا تیری مان سی کہا سی فرمایا او کی خدمت مین رہ بہشت او کی
 قدیمون کی نیجی ہی حدیث اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّوَاتِكُمْ حَقِيق
 جنت نیجی قدیمون باؤن تماری کی سی روایت کیا اسکو بهی فی معاذ
 بن جابر سی اور کہا ابن عمر فی یا رسول اللہ سیری بی بی سی مین او کو
 بہت پیار کرتا ہوں اور ان میری او کو بڑا جانتی سی فرمایا او کو
 طلاق دی اور ترندی اور ابو داؤد فی اسکو ابن عمر سی روایت کی
 ہی ایک مرد فی حضرت سی پوچھا کہ حق مان بایا کیا ہی فرمایا وہ
 بہشت اور روزخ تیری مین ابن ماجہ فی اسکو ابی امامہ سی روایت کیا

اور ایک شخص باپ حضرت کی آیا اور کہا کہ باپ میرا محتاج ہی میری مال کا
 یعنی چاہتا ہی کہ مال میرا لیوی فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لَا يَبْنِيكَ اَنْ
 اَوْ لَا كُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كَلُوا مِنْ كَسْبِكَ وَلَا تَكْفُرُوا رَوایت کیا
 اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابن شیبہ ہی اونی اپنی باپ ہی اونی
 اوسکی داد اسی یعنی تو او مال تیرا واسطے باپ تیری کی ہی بیشک ولا
 تمہاری بہت پاک کمائی تمہاری ہی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سو
 نفقہ مان باپ داد اوادی کا جو مفلس ہوں اگرچہ طاقت کمائی پر
 کرتی ہوں بیٹی آزاد عاقل بالغ پر جو قدرت کمائی پر رکھتا ہو حسب
 ہی اگرچہ مان باپ کا فرہون ذمیون سی صحیحین میں اسما و بنت ابی بکر
 روایت ہی کہ کسی نے حضرت رسول کریم سی پوچھا کہ مان میری آئی
 ہی اور کا فرہ ہی کیا صلہ رحمی ساتھ اوسکی کردن میں فرمایا مان کر
 فرما ہر داری اور رضا جوئی اونکی واجب ہی لیکن گناہ کی کام میں او
 ترک فرائض میں نہیں ترمذی نے عبد اللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ اکہ وسلم نے کہ رضا مندی خدا کی باپ کی رضا
 میں ہی او ناخوشی خدا کی باپ کی ناخوشی میں ہی فرمایا اللہ تعالیٰ
 نِي وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا
 تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُكُمْ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا يَعْنِي اور اگر لڑائی کریں

والدین تیری اسپر کہ شریک کر تو ساتھ میری کسی چیز کو کہ تو علم اور سکا
 نہیں رکھتا ہی یعنی علم تو حید کا تو رکھتا ہی سو اس امر میں فرما کر کہ
 اونکی بہت کر اور دنیا میں ہمراہی بخوبی ساتھ اونکی کر فرمایا حضرت نے
 لَا طَاعَةَ لِحُلُوفٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ روایت کیا اسکو امام احمد
 اور حاکم فی عمران سی اور حکیم فی عمر والغفاری سی اور صحیحین میں سی
 لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْعَصَا وَفِي
 یعنی جائز نہیں ہی فرمانبرداری کی بیج نافروانی خدا کی فرمانبرداری
 جائز نہیں ہی مگر زمین جو شرع میں جائز ہی فصل تمام حقون باب
 کی سی دوستی کرنی ہی ساتھ دوستون باب کی اور بھلائی کرنی ساتھ
 دوستون باب کی فرمانبردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اَنْ مِّنْ
 آيَةٍ الْبُرْصَةِ الذَّجَلِ اَهْلٌ وَذِي اَبِيهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ روایت کیا
 اسکو مسلم فی ابی عمر سی یعنی کمال بھلائی وہ ہی کہ ملاپ اور سلوک کر
 ساتھ دوستون باب کی بھی اسکی اور صلہ مراد ہی ملاپ اور اخلاص
 کرنی ہی ساتھ رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوبی اخلاق کی فصل
 بیج حق اقربا کی تمام حقون والدین سی ملاپ و بھلائی کرنی ہے
 ساتھ اولاد اونکی کی یعنی ساتھ بہائیون اور بہنوں اور خالوں اور
 اور اولاد اونکی کی جسقدر نسب میں قریب زیادہ ہو اس ہی قدر حق

حق و دوستون باب

حق و اقربا

اوسکا زیادہ ہو وی ابدی تعالیٰ فی کئی جگہ فرمایا ہی وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی
 حَقَّهٗ یَعْنٰی دی صاحب قربیت کو حق اوسکا، اور سیاسی شخص کو
 جو مال دار ہو واجب ہی اوسپر نفقہ ذی رحم محرم کا کہ مفلس ہو اور کما
 کی قدرت نہ رکھتا ہو اگر مسلمان ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نِی وَعَلٰی الْوَاثِی
 مِثْلُ ذٰلِکَ یَعْنٰی وارث پر نفقہ واجب ہی مانند نفقی اولاد کی، اور
 جو کوئی اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہو وی تو مالک ہوتی ہی آزاد
 ہو جاوی اگرچہ کافر ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نِی مِّنْ مَّالِکَ ذَا حِجْرٍ
 یَّحْدِیْهِمْ مِّمَّنْهُ عُنُقٌ عَلَیْکَ رَوَاہِیْتُ کَیَا اسکو احمد اور ابو داؤد اور
 حاکم فی مستدرک سی یعنی جو کوئی کہ مالک ہو وی اپنی ذی رحم محرم کا اور
 اوسکی آزاد ہو وی اور جمع کرنا دو عورتوں ذی رحم محرم کا حرام
 ہی کہ موجب قطع رحم کا ہوتا ہی اور اقربا سی جو کہ محارم سی نہیں
 اگرچہ نفقہ اوسکا واجب نہیں ہی لیکن صلہ اوسکا یعنی ملاپ اور
 سلوک کرنا اوس سی واجب ہی اور قطع رحم حرام ہی اور ناموفقت
 کرنی انسی جائز نہیں ہی عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا قَرَعَ مِنْہٗ قَامَتِ الرَّحِمُ
 فَآخَذَتْ الرَّحِمُ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ہٰذَا اِمْقَامُ الْعَاوِلِ
 مِنَ الْفَطِیْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضٰیْنَ اَنْ اَصِلَ مِنْ وِیْہِکَ فَاَقْطَعَنَّ

قَطَعَتْ كَمَا لَمْ يَكُنْ يَأْتِي قَالَ قَدْ أَتَى مُشَقُّو عَلَيْكَ لَعْنَةُ خَدَاتِي عَالِي
 پیدا کیا خالق کو پھر جب پیدا کر فی خلق سی فارغ ہوا رحم اور بخا اور کیا
 حق و حرم کا حقوار بنے کہ کتنی ہیں آفرینہ مجاہزی اور مرا و وہ ہی
 جناب لکھی سی پناہ و ہونڈی اہل حرب کتنی ہیں حُدَّتْ جَحْفُو قُلُوبُ
 یعنی پناہ و ہونڈی ہیں فی طرف فلانی کی اللہ تعالیٰ فی رحم کو فرمایا
 کہ کیا چاہتا ہی تو کہا کہ اہل حق پناہ و ہونڈی والہ کا ٹیسی فرمایا
 کیا راضی نہیں ہوتا ہی تو ساتھ اسکی کہ ملاؤن میں ساتھ اوسکی کہ ملاؤ
 تجاوا اور کاٹون میں اوس سی جو کاٹی تجاوا کہا ان یعنی راضی ہوا میں
 اسی رب فرمایا ایسا ہی کر و گنا حدیث قدسی میں آیا ہی اَنَا اللّٰهُ قَانَا
 الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحْمٰنَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَنِيْ
 وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَنَتْهُ مِنْ رَوَايَتِ كَيْفَا اسكو ابوداود اور ترمذی اور احمد
 اور حاکم فی عبد الرحمن بن عوف سی اور حاکم فی ابی ہریرہ سی ابنی میں
 الدرمون میں رحم ہون رحم کو پیدا کیا میں فی اور نام اپنی سی
 نام اسکا نکالا میں فی جو کوئی اسکو جوڑی گا میں اسکو جوڑون گا
 اور جو اسکو کاٹے گا میں اس سی کاٹون گا اور روایت کی بخاری میں
 ابی ہریرہ سی کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آت
 نَبِيَّتُهُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مِنْ وَصَلِكَ وَصَلِكَ

فقط کثرت یعنی رحم ناپ کتنا ہی ساتھ خدا کی بی کیفیت فرمایا خدا تعالیٰ
 فی جو کوئی تجا کو جو یگانا میں ساتھ او کی جوڑون گا اور جو کوئی تجا کو
 کا یگانا میں اوس ہی کا لون گا اور عایشہ رضی اللہ عنہا میں مثل ایسی ہی
 اور حنین بن جیسیر بن مظعم سی مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی کائنات والا رحم یعنی قربت کا بہت میں داخل نہو گا اور
 بیہقی نے عبد الدین اونی سی روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت نازل نہیں ہوتی اور نہ جہنم کوئی شخص
 قاطع رحم ہوتا ہی اور واجب ہونی میں صلہ رحم کی اور حرام ہونی
 میں قطع رحم کی حدیثیں بہت آئی ہیں ایسی ہر کسی پر لازم ہی کہ نسبت
 اپنی خبر وار ہو وی تا صلہ رحم کرے اور قطع رحم اوس ہی ظالمین نہ او
 فصل حقوق بہائیوں اور صلہ رحم اور عذاب حقوق اور
 قطع رحم میں جامع صغیر میں ہی حق کی یاد خواہ علی صغیر صغر
 کحق والد علی والدہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ حق بڑے
 بہائی کا چھوٹی بہائی پر مانند حق باپ کی سی بیٹی پر یعنی بیچ بگاہ کہنی
 حرمت اور تعظیم اور توقیر اور مشورہ اور سلی کی اور تشبیہ اسمین واسطی
 مبالغہ کی ہی نہ واسطی مماثلت کی روایت کیا اس حدیث کو بہیقی نے
 ساتھ سند ضعیف کی سعید بن عاص سی اور اس میں ہی کہ فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم فی لیس مینا من لہ یحرم صغیرنا و یوقر کبیرنا
 یعنی نہیں ہی ہماری طریق پر وہ کوئی کہ نہ رحم کیا اونی چوٹی اپنی پر
 یعنی مسلمانوں میں سی آور نہ تو قیر کی بڑی اپنی کی یعنی بڑی عمر والی
 کو چوٹی عمر والی پر شفقت اور احسان اور محبت کرنی چاہی اونی
 ہی چوٹی عمر والی کو بڑی عمر والی کی تو قیر اور ادب کرنا چاہی اونی
 کیا اس حدیث کو ترمذی نے ساتھ سند صحیح کی الشی سی اور حق سبحا
 تعالیٰ فی اوس شخص پر لعنت کی ہی جو فساد کرتا ہی زمین میں اور
 قاطع رحم اور فرمایا فَوَيْلٌ لِلْعَسَائِفِ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تَقْسِدُوا فِي
 الْاَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَعْمٰى
 قَاٰمِهِمْ اَبْصَارَهُمْ لَعْنِیْ قَرِیْبٌ ہر جو مہنہ پیروگی تم اللہ کی حکم سی یہ کہ
 فساد کرو زمین میں اور قطع کرو قرابتوں اپنی کو وی لوگ ہیں کہ
 لعنت کی اور پیر اللہ تعالیٰ فی سبہرا کرو یا اونکو کہ حق بات نہیں سنتی
 ہیں اور لاندھی گردین آنکھیں اونکی کہ حق بات نہیں دیکھتی ہیں اور
 امام احمد حنبلؒ فی لعنت یزید پر جائز رکھی ہی بسبب براہیون بشیما
 اوسکی کی اور شہاب قطع رحم کرنی اوسکی کی اور ساتھ اس آیت کی تہلیل
 کیا ہی اونہوں فی اسپر سوال دو قرابت دار دن سی اگر ایک
 ساتھ دوسری کی ہر سولگی اور قطع رحم کری دوسری کو اوس ہی قطع

جائز ہی یا نہیں جواب دوسرے کو لازم ہی کہ صلہ کری قطع شکری
 وبال قطع رحم کا قاطع رحم پر ہوگا اور بہر کتن صلہ رحم کی وصل کر نیوالی
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی لیس الواصل بالکافی
 وَلَکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَهَا رَوَّایَتِ کیا اسکو
 بخاری فی ابن عمر سی یعنی وصل کر نیوالا وہ نہیں ہی کہ نیکی کی بدنی نیکی
 کمری وصل کر نیوالا وہ ہی کہ اگر قطع کیا جاویں اس ہی رحم وہ وصل
 کمری یعنی عوض بدی کی نیکی کری بدیت بدی را بدی سہل
 باشد جزا بہ اگر مردی احسن الی من اساءہ مسلم فی ابی ہریرہ
 سے روایت کی کہ ایک مرد نے کہا حضرت سے کہ
 یا رسول اللہ میرے اقربا بہن مین او سے ملاپ کرتا ہوں
 اور وہ مجھ سے کاٹتے ہیں مین ساتھ او کے نیکی کرتا ہوں
 اور وہ مجھ سے بدی کرتے ہیں اور مین او سے بدی ہوتی ہے
 کرتا ہوں اور وہ بہنیر جہالت کرتی ہیں فرمایا حضرت فی کل من کفرت
 کما قلت فایما شققتہم المسال ولا یزال من اللہ معک ظہیر علیہ
 مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہی تو گویا تو کہلاتا
 ہی او کو بہنیر گرم یعنی آگ کہلاتا ہی تو کہ ہلاکی او کی ہی ہمیشہ
 اللہ تعالیٰ ہی تجکو مدد دے گا رہی ہوگی او پر جب تک تو اس عادت پر ہوگا

قائمہ سلمہ رحمہ میں ثواب خیرت کی سوا دنیا میں ہی بہت فائدہ
 ہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی سَنَ احَبَّ اَنْ یُنَیِّطَ
 لَهُ دُرَّةً وَ یُنْسَالَہُ فِیْ اُتْرَہِ فَلَیْجِبَ لَہٗ رِجْلَہٗ زَیْدَ اَیْتِ بَخَّارِیْ اَوْ سَلَمِ
 مِیْنِ ہِیْ اَنْشِ شِیْئِیْنِیْ جَو کوئی چاہی کہ کشایش ہو او سکی روزی میں
 اور باقی رہی ذکر اور سکا یعنی رہی اولاد یا مانند او سکی سی ذکر کرنیوالی
 خیر کی سوچا ہی کہ سلمہ رحمہ کری اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم لَنْ تَعْلَمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا قَبِلُوْنَ بِہٖ اَرْحَاسُکُمْ فَاِنْ جِئْتُمْ
 التَّحِیْمَ حَتَّیْہٗ فِی الْاَمَلِ مَسْئَلًا فِی الْمَالِ یُنْسَاؤُہُ فِی الْاَثَرِ وَاِیْتِ کَمَا
 اسکو ترندی فی ابی ہریرہ سی یعنی سیکالونی منسوب سی او سقد کہ ملاؤ سنا
 او تکی ناتون اپنی کو امی پنی قرابت والون کو جانتی ہوتا کہ سلمہ رسم
 کر سکو پس تحقیق کہ سلمہ رحمہ موجب محبت کا ہی اپنی لوگون میں اور
 زیادتی کا ہی مال میں اور باقی رہی ذکر کا اور قاطع رحمہ کو سوا امی سکی
 کہ غذا آب خیرت میں ہو گا وبال دنیا میں ہی لاحق ہوتا ہی فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَا مِنْ دَرَّةٍ حُرِّیْ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ یَصَاحِبَ لَہٗ
 الْعُقُوْبَہٗ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّ حِرْکَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ
 التَّحِیْمِ وَاِیْتِ کَمَا اسکو ترندی اور بود او و فی ابی بکر سی یعنی کوئی گنا
 نہیں ہی زیادہ لائق اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب و سکی کو

عذاب اور وبال دنیا میں ساتھ اسکی کہ ذخیرہ رکھا جاوی عذاب کا واسطہ
 اسکی آخرت میں بغاوت کرنی سی ساتھ پادشاہ عادل کی اور قطع کر
 رحم سی باغی اور قاطع رحم کو دنیا اور آخرت میں دو تون جبکہ عذاب
 دیا جاویگا اور یہی نبی ہی ابی بکر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کلِّ الذُّنُوبِ یَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا
 مَا شَاءَ إِلَّا حَقُّوْا الْوَالِدِیْنَ فَإِنَّهُ لَیَحْلِلُ بِصَاحِبِهِ فِی الْحَبْلِیَةِ قَبْلَ
 الْمَمَاتِ یعنی جو گناہ ہو بخشتا ہی خدا اسکو جو کچہ چاہتا ہی سوا ہی ایذا
 دینی مان باپ کی سو بیشک جلد پہنچاتا ہی اسکی کہ دنیا کی کو عذاب
 زندگی میں مرنی سی پہلی فصل جو بنظر حقوق مان باپ کی صلہ رحم
 بہا میون اور بہنوں اور اقربا کی ساتھ واجب ہوا تو نظر کرنی بی تمکو
 اوپر حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اور پیرن اور اولاد
 صلہ اور نیکی کرنی ساتھ جماعت سادات اور مشائخ اور اولاد پیرن
 اور اولاد و ن کی بھی ضروری فرمایا اللہ تعالیٰ فی قُلْ لَا اسْتِغْنٰکُمْ
 عَلَیْکُمْ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةُ فِی الْاَقْرَبِ یعنی کہ ای محمد بن نہیں مانگتا ہون
 متسی تبلیغ رسالت پر مزدوری نہ دوتی کہنی بیج اقربا سیری کی تمکو
 چاہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَ لَدُنَا اَوَّلُ
 الْعَابِدِیْنَ یعنی کہ ای محمد ان لوگوں کو جو واسطے خدا کی بیٹا تھے پہن

فصل
 حق پران
 اور سادات
 کے اور نیکی
 سنی ساتھ
 مشائخ اور
 سادات کے

پاک ہی ابتدا تعالیٰ اوس ہی اگر ہوتا واسطی جن کی بیٹیا توین ہلی
 عبادت کرتا اللہ تعالیٰ پاک ہی اس ہی آسی بیت ہی معلوم ہوتا ہی
 کہ جس شخص کا حق کسی کی ذمی ہو تو چاہی ساتھ اولاد اوسکی کی حق ادا
 کر ہی سوال اولاد سادات اور بزرگ زاد وشی اگر کوئی فاسق یا
 کافر یا رافضی بوجادی تو ساتھ اوسکی کیا سلوک چاہی کرنا جواب
 اگر فاسق ہو نصیحت کرنا چاہی اور اوس کا حق ادا کرنا چاہی اور اگر
 رافضی اور مانند اوسکی ہو کہ ساتھ کفر کی پونچا ہو اوس ہی دوستی
 نچا ہی کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَكَّلُوا قَوْمًا**
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْفُرُونَ بِالْآخِرَةِ كَمَا كَفَرُوا بِالْأُولَىٰ
أَصْحَابِ الْقُبُورِ یعنی اسی سلمانوں دوستی نہ کرو ان لوگوں ہی کہ خدا
 غضب رکھتا ہی ان پر بیشک ناامید ہیں آخرت ہی جیسا کہ ناامید ہیں
 کفار اہل قبور ہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **نوح عليه السلام** کی بیٹی کی حق
مِنْ آتِهِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا إِنَّهُ مُكَلَّمٌ عَلَىٰ صَلَاحٍ اور فرمایا رسول خدا
صلى الله عليه وآله وسلم فی **إِنَّ آلَ أَبِي قَلَانٍ لَيَسُوْنَ إِلَىٰ بَأُولِيَاءِ إِنَّمَا**
وَلِيَّتِي بِنْتُهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَغُهَا بِلَا لِهَاتِي
 کیا اسکو نجاری و سلم فی عمرو بن العاص ہی یعنی آل ابی قلان نہیں بنا
 میری دوست ہو اسکی نہیں کہ دوست سیر خدا ہی اور چہی سلمان

لیکن ان کو ساتھ میری قربت ہی ترک کرتا ہوں میں اس کو ساتھ نہ تراؤں
 اس کی کی یعنی صلہ رحم کرنا ہوں اور اس سے اس حدیث سے سمجھا جاتا
 کہ سادات اور پیرزادی اور قربتی اپنی اگر کافر ہوں یا رافضی یا خارجی
 کہ حاکم کو پہنچی ہوں دوستی ان سے کرنا بجا ہی لیکن صلہ رحمی اور
 احسان سے دریغ نہ کرے فرمایا اللہ تعالیٰ فی لا یَنْهَکُمْ اللّٰهُ عَنْ الَّذِیْنَ
 لَمْ یُفَاقِبُوْا کُمْ فِی الدِّیْنِ وَکُمْ فِیْ حُرُومِ الدِّیْنِ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبْذُرُوْهُمْ وَیُفْضِلُوْا
 اِلَیْکُمْ لِیَغْنَیَ عَنْکُمْ مِّنْکُمْ اُولَٰئِکَ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بَیِّنَاتٍ
 لَّیْزَالِیْ کِیْ ہِیْ اُوْنُوْنَ فِیْ مَیْمَنِیْ دِیْنِ کِیْ کَامِیْنِ اُوْر نہ نکال دیا تم کو تمہاری
 مکانوں سے اس سے کہ نیکی کر و ساتھ ان کی اور اس سے کہ انصاف کرو تم سے
 ان کی یعنی کفار اہل ذمہ احسان اور سبکی کرنا منع نہیں ہی فصل ام و لاہو
 ساتھ حق والدین کی حق دانی کا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فی حرام کیا ہے و و
 یعنی ہے جو کچھ حرام کیا ہے نسب سے اور جمع کرنا دو بہنوں رضاعی کا حرام ہے
 جیسا کہ جمع کرنا دو بہنوں بستی کا تا کہ موجب قطع کا نہ و ابی داؤد و فی التفسیر
 سے وایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی دستہ دانی اپنی کی
 چادر اپنی بچہادی اور او سپر بچھا یا قسم ثالث اور قسم حقون سے حق ان
 لوگوں کا ہی کہ اللہ تعالیٰ فی انکو منظر قہار سے اور مالکیت اپنی کا بنایا اور
 وہ حق بادشاہ مسلمان اور میر مسلمان اور حق قاضی کا ہی رعیت پر اور حق

حادی کا

حادی کا
 حادی کا
 حادی کا

خاوند کا جو روپر آور حق میان کا غلام پر آور حق گہ کی لاکٹ گہ کی لوگوں
 کہ بند و بستی ملک اور شہر آور گہر کا حکومت سی تعاقب رکتابی فضل
 اطاعت بادشاہ اور حاکم شہر اور امیر لشکر کی واجب ہی رعیت پر اس امر
 میں کہ خلاف شرع حکم نکرے اگرچہ خلاف طبیعت اور نکی کی ہوسنایا
 اللہ تعالیٰ فی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم
 بادشاہ پہلی ولوالامر میں داخل ہیں فرمانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من
 اطاعنی فقد اطاع اللہ و من عصانی فقد عصی اللہ و من یطع
 الامیر فقد اطاعنی و من یعص الامیر فقد عصانی و ایما الاوامر
 حجتہ یقاتل من ورائہ و یتقی بہ فان اقرتہ فقولی اللہ و عدل
 فان لہ بذلک اجراً و ان قال بغيرہ فان منہ علیہ لفظ و نہاد
 بیان سی عز و جہاں آیت کیا اسکو بخاری مسلم فی ابی ہریرہ سی یعنی حبشی
 فرمان برداری کی سیری اوسنی فرمانبرداری کی خدا کی او حبشی فرمانی
 کی سیری اوسنی نافرمانی کی خدا کی او حبشی فرمانبرداری کی اسیر کی او
 فرمانبرداری سیری کی او حبشی نافرمانی کی اسیر کی اوسنی نافرمانی سیری کی
 اور بادشاہ تو سپہری کہ لوگ کافرون سی جہاد کرتی ہیں اوسکی پناہ
 میں ہو کر اور بچانی جاتی ہیں یعنی سکارہ سی ساتھ اوسکی سو اگر حکم کیا
 اوسنی ساتھ پہنیر گاری اور عدل کی تو اوسکو ثواب ہے گا اور اگر در گجہ کہا

تو او سپر ہو گا یعنی گناہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السُّمُوعِ
 وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسَهُ زَيْبَةً
 روایت کیا اسکو بخاری فی النِّسْبِ یعنی سنیو اور فرمایا ہر واری کر و امیر
 کی اگرچہ تیرا سپر کیا جاوی غلام حبشی کہ سر و سکا مانند دانہ انگو بیسہ
 کی ہوت یعنی حقیر بد صورت ہوا اور فرمایا حضرت فی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
 عَلَى الْوَسْلِمْ فِيمَا حَبَّتْ وَكَرِهَتْ كَأَلَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا هِيَ خِصِيَّةٌ فَلَا تَسْمَعُ
 وَلَا طَاعَةَ روایت کیا اسکو بخاری و سلم فی ابن عمری اور علی سی اسطرح
 یعنی حکم امیر کا سننا اور ماننا واجب ہی ہر مرد مسلمان پر جو کچہ خوش آو
 او سکویا کردہ معلوم ہو چنیک کہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی چھ جہاں کیا جاوی گناہ
 تو جائز نہیں ہی سننا اور ماننا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مَنْ
 رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيُصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ بِقَافٍ
 الْجَمَاعَةَ شَيْئًا أَقْبَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً روایت کیا اسکو
 بخاری و سلم فی ابن عباس سی یعنی جو کہ دیکھی جاگم اپنی سی کوئی چیز کہ مکرہ
 جانی او سکوتو چاہی کہ صبر کری بیشک نہیں ہی کوئی کہ بغاوت کری اور
 جدا ہو جماعت سی مسلمانوں کی ایک بالشت پھر پھر مرین اور حال
 میں مکرہ کہ مراد کا مرنا جاہلیت کا اور فرمایا حضرت ثانی انکرم سترو
 بَعْدِي أَثَوَّةٌ وَأُمُورٌ تُكْرَهُ تَهْلِكُ الْوُحَا أَمْرٌ نَافِثٌ شَرٌّ لِكُلِّ لَدُنْكَ

اَدُّوْا لِلّٰهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْكُوْا لِلّٰهِ حَقَّكُمْ رَوایت کیا اسکو بخاری
 اور سلم فی ابن مسعودی یعنی قریب ہی کہ دیکھو گی تم بادشاہوں سے
 بعد میری نفس پر دسی اور وہ چیزیں کہ تم اذکونا خوش کہتی ہو صحا
 فی عرض کی کہ پھر آپ ہمکو کیا فرمائی ہیں فرمایا کہ تم حق اذکنا ادا کرو
 اور حق اپنا خدا سی مانگو حتیٰ بہ فی عرض کی یا رسول اللہ اگر اس پر لوگ
 ایسی ہوں کہ حق اپنا ہم سے طلب کریں اور حق ہمارا ندین فرمایا اَطِيعُوا
 وَاَطِيعُوا فَاِذَا مَا عَلَيْهِمْ مَا تَحَاوَوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلَكُمْ رَوایت کیا اسکو
 سلم فی رائل بن مجہری یعنی حکم اذکنا سنوا اور انوسو بیشک جب ہی
 اوپر جو کچھ اللہ تعالیٰ فی او کی ذمی پر واجب کیا ہی یعنی عدل اور سچائی
 سی اور تم پر واجب ہی جو کچھ تم پر واجب کیا ہی یعنی اطاعت و فرمانبرداری
 سی فصل اگر قاضی حکم کری سوافق شرع کی تو واجب ہی کہ ساتھ
 خوشی دل کی اوسکو قبول کری کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَاِذَا مَا
 لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰی يَحْكُمَ بَيْنَكُمْ فَاِذَا مَا تَحَاوَوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلَكُمْ
 حَرَجًا مَّا قَضَيْتَ وَيَسْئَلُوكَ اَلْيَمَنُ اَيْنَ مَا نَمَّا ونگی
 جب تک کہ تجھ کو ماکم نہ کریں اوس امر میں کہ جھگڑا ہو ورنہ بیان او کی پیروی
 اپنی دلوں میں تنگی اور ناخوشی اوس سے کہ حکم کیا تو فی اور قبول کریں
 قبول کرنا ہر آید میں کہا ہی کہ اگر قاضی کہی کہ حکم کیا میں فی اس پر کہ اسکو

حق میں تائید

سنگسار کر یا اسکا ہاتھ کاٹ یا کوڑی مار تو جائز ہی بجا لانا اسکا اور
 امام ابو منصور نے کہا کہ جو قاضی عالم اور عادل ہو تو بجا لاوی اور جو
 جاہل ہو اور عادل تو وجہ اسکی پوچھی اگر وجہ معقول بیان کی تو کولاو
 اور نہیں تو نہیں اور اگر فاسق ہی تو نہ بجا لاوی مگر جبکہ سبب حکم کی
 دیکھی فصل بیچ حق خاوند کی جو روایہ میں حدیثیں بہت ہیں فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی تَوَكُّفِ اَخْوَجَ اَحَدٍ اَنْ يَتَجَدَّ
 اَحَدٌ لَّا هَرَمَتْ اَلْمَرْءَةَ اَنْ تَتَجَدَّ لَوْ جِهَارًا وایت کیا اسکو
 ترمذی فی اور ابوداؤدنی مانند اسکی قیس بن سعدی اور امام احمدنی
 معاذ اور ابی ہریرہ سی یعنی اگر حکم کرتا میں کسیکو کہ سجدہ کرے کسیکا
 تو بیشک حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کرے اپنی خاوند کا اور ترمذی
 فی ام سلمہ سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فی جو عورت کہ خاوند اسکا اوس سی راضی ہو دخل بہشت میں
 ہوگی اور ابو نعیم فی حلیہ میں انس سی وایت کی ہی کہ فرمایا حضرت
 فی کہ جس عورت نی پانچون وقت کی نماز پڑھی اور روزی ماہ
 رمضان کی رکی اور پیہر گاری کی اور فرمانبرداری کی اپنی خاوند
 کی جاویگی بہشت میں جس دروازی سی چابی کی اور امام احمدنی
 عائشہ سی روایت کی کہ فرمایا حضرت فی اگر وہ طہ کی کسیکی سجدہ کیا

خاوند کا سجدہ کرے

حکم کرتا میں تو عورت کو حکم کرتا کہ سجاہ کمری اپنی خاوند کو آورا اگر
 خاوند اپنی بی بی کو حکم کمری کہ سیاہ پہاڑ سی تہر سفید پہاڑ میں اور
 سفید پہاڑ سی تہر سیاہ پہاڑ میں لیجاوی تو چاہیے ویسا ہی کمری
 ترندی اور ابن ماجہ فی معاذی نہ روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی جو عورت اپنی خاوند کو ایذا دیتی ہی تو جو رہین شبت
 کی کہتی ہیں کہ لغت کمری خدا آٹھ پر نہیں ہی شخص تیرا اگر گمان
 قریب ہی کہ تجھ سی جدا ہوگا طرف ہماری فت یعنی تجھے جدا ہو کر
 ہماری طرف آویگا قبضل بیچ حق میان کی غلام پر فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَلْبَحَثَ سَيِّدَهُ وَ اَحْسَنَ عِبَادَ
 اللّٰهِ قُلَّةً اَجْرُهُ عَمَّا تَدْنِ بِرِوَايَتِ كِيَا السُّوْجَارِي وَ سَلَمُ بْنُ عَبْدِ
 بَنِ عَمْرُوْسِيْ يٰعْنِيْ بَشِيْكَ غَلَامٌ اَكْرَمُ خِيَرَتِيْ اِيْنِيْ مَالِكُ كِي اُوْحِي
 كَرِيْ عِبَادَتِ خُدَا كِي وَ نَاثُوَابِ پَاوِيْگَا اُوْر فرمایا حضرت نبی نَعَمَ الْكَلِمَةُ
 اِنَّ يَحَقَّ قَالُوْا اللّٰهُمَّ حَسِّنْ عِبَادَتِيْ رَّبِّهِ وَ طَاعَةَ سَيِّدِهِ وَ تَعَالَهٗ رُوِيَتْ
 كِيَا السُّوْجَارِيْ وَ سَلَمُ بْنُ ابْنِ مَرْوَرُوْسِيْ يٰعْنِيْ كِيَا خُوْشَالِ هِيْ اِيْنِ مَلِكُ
 كَا كہ مر جاوی اور اچھی کمری بندگی پر زور دگا ہ اپنی کی اور فرمان دہی
 مالک اپنی کی کیا خوشحال ہی اوس کا اور فرمایا اوس نے شروع علیہ السلام
 فی اِذَا ابْقَ الْعَبْدُ لِمُتَّعِلٍّ لَّهٗ صَبَاوَةٌ وَ فِیْ رِوَايَتِهِ اِيْمَا عِبْدُ

حق میان کا غلام پر

اَبُو مِنْ مَوَالِیْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ رَوَايَتُ كَيْدِ اسْكُو اسْلَمَ نِي
 جَزِيرَتِي اَيْنِي اَلْغَرِ غَلَامٌ بِهَا كُ جَاوِي نَمَازِ اَوْ سَكِي نَمِينَ قَبُولِ هَوْتِي اَوْ رَا كُ
 رَوَايَتِ مِينَ هِي جَوِ غَلَامُ كَهْ بِهَا كُتَاهِي مَالِكُونِ اِنْبِي سِي سَوِيشِكُ كَا
 هُو جَاتَاهِي جَبْتِكُ پَهْرَنَهْ آوِي پَاسِ اَوْنِكِي اَيْنِي كَا فَرْنَمَتِ هَوْتَاهِي اَوْر
 بِهَتَقِي نِي جَا بَزَرَسِي رَوَايَتِ كِي كَهْ قَرْمَا يَا رَسُو لَحْدِ اَصْلِي اَلْمَدْعِيهِ وَاَلَهْ وَاَلَهْ
 نِي تَمِينَ شَخْصُونِ كِي نَمَازِ قَبُولِ نَمِينَ هَوْتِي هِي اِيكُتْ وَهْ غَلَامُ كَهْ بِهَا كُ جَاوِي
 يَهَانِ تَكُ كَهْ آوِي پَاسِ اِنْبِي مَالِكُ كِي اَوْر دُوسَرِي وَهْ عَوْرَتِ كَهْ خَاوُ
 اَوْ سَكَا نَارِاضِ هُو اَوْر تِيرَا وَهْ سَبْتِ يَهَانِ تَكُ كَهْ هَوْتِ مِينَ آوِي
 اَوْر قَرْمَا يَا حَضْرَتِ اَصْلِي اَلْمَدْعِيهِ وَاَلَهْ وَاَلَهْ نِي لَيْسَ مِتَانَمَنَ تَحْتِ بَا مَرَا
 عَلَى زَوْجَهَا اَوْ عِنْدَ اَعْلَى سَبْتِ يَهْ رَوَايَتِ كَيْدِ اسْكُو اَبُو دَاوُونِي
 اَبِي هَرِيرَهْ هِي اَيْنِي نَمِينَ هِي هَمِ مِينَ سِي وَهْ شَخْصُ كَهْ وَرْ غَلَامِي كِي عَوْرَتِ كُو
 اَوْ سَكِي خَاوَنْدِ سِي اَوْ كُ سِي غَلَامُ كُو مَالِكُ اَوْ سَكِي سِي قَشْمِ حُو مَهْمَا حَقُونِ اَلْعِيَا
 سِي حَقِ عَيْتِ كَاهِي پَادِشَاهِ اَوْ رَجَا كُمِ اَوْ رَقَاضِي پَرِ اَوْ رَحِي جَوْرُ وَكَ خَاوُ
 پَرِ اَوْ رَحِي پَرُوشِ اَوْ رَتْرِي تِ چَوُتِي اَلْمُرْ كُونِ كَا وَالدِينِ پَرِ اَوْ رَحْمَلُوكُ كَا
 مَالِكُ پَرِ كِهْ تِي سَبْتِ اَمَانَتِينَ خُدَا كِي هَمِينَ حَقِ سَبْحَانَهْ تَعَالَى نِي اِنْبِي دَا
 پَاكُ بِي نِيَا زِ پَرِ وَا سَطِي مَلَاوُ كُونِ اَوْ رِبَنْدُونِ اِنْبِي كِي رَحْمَتِ وَ حَبِ
 كِي هِي پَرِ حَسْبُوكُ كَهْ دُنْيَا مِينَ مَكْبَهَانِ اَوْ رَمَالِكُ كِي اَبِي اَوْ سِپَرِ وَاجِبِ كِي

حَقِ حَقِ رَحْمَتِ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَوْتِ وَطَوَّافِينَ إِلَّا حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ رَوَايَتُ
 كَيْسَا اسْكُو بخاری و مسلم فی عقل بن یسار سی یعنی بنین سی کوئی والی کہ سی
 رعیت پر مسلمانوں سی والی و حاکم ہو دی پھر مر جا دی اوس حال میں
 کہ خیر خواہی رعیت کی نہ کی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہی بہشت
 اوسپر اور فرمایا حضرت فی اللہمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَصْرِي شَيْئًا فَبَقِيَ
 عَلَيْهِمْ فَاشْفُوعِي عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَهْرِي شَيْئًا فَارْفَعِي بِهِ
 فَافَوْقُ رَوَايَتُ کِیَا اسکو مسلم فی عایشہ رضی یعنی ای اللہ تعالیٰ جو کوئی
 کہ مالک ہو دی کاموں است میری سی کسی کام کا پر سختی کی اوسنی
 اودن پر سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی کہ مالک ہو دی کاموں است میری
 سی کسی کام کا پر اوسنی نرمی کی اودن پر سونرمی کر تو اوسپر اور مسلم نے
 عبد اللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فی کہ عادل لوگ نور کی منبروں پر ہونگی نزدیک اللہ تعالیٰ کی وہ
 لوگ جو عدل کرتی ہیں اپنی حکم میں اور اہل میں اور اوس چیز میں کہ
 مالک ہیں اوسکی اور داری فی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ فرمایا
 حضرت فی کہ جو کوئی دس آدمی کا سردار ہو گا لایا جاوے گا روز قیامت
 بند ہوا تا کہ کوئی اوسکو عدل یا ہلاک کرے اوسکو ظالم یعنی جو
 عادل ہو گا تو بسبب عدل کی نجات پاوے گا اور جو ظالم ہو گا تو بسبب

ظلم کی ہلاکت ہوگا اور فرمایا اِنَّ اَحَدَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
 وَاَفْوَتْهُمْ مِنْهُ فَجَلَسَ اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنْ اَنْقَضَ النَّاسُ اِلَى اللّٰهِ
 يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَشَدَّ هُمْ عَنِ اَبَا اِمَامٍ جَانِبِ رِوَايَتِ كَيْسِ اسْكُوْتِي
 نِي ابْنِ سَعْدِ سِي تَعْنِي بَشِيكٌ بَهْتِ سِيَارِ الْاَوْشِيُوْنَ كَا طَرَفِ خِدَا كِي رُوْزِ
 قِيَا سَتِ كِي اُو رِبَتْ مُزَوِيكٌ لُوْكَوْنِ كَا طَرَفِ خِدَا كِي پَادِشَاہِ عَادِلِ
 اُو رِبَشِيكٌ بَهْتِ نَاخُوْشِ اُوْمِيُوْنَ كَا طَرَفِ اِسْدِ كِي رُوْزِ قِيَا سَتِ كُوَادِ
 بَهْتِ سَخْتِ عَذَابِ مِيْنِ پَادِشَاہِ ظَالِمِ هُوْكَ اُو رِ فَرْمَا يَا اِنَّ السُّلْطَانَ
 ظَلَّ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ يَأْوِي اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهِ فَاِذَا عَدَلْتَ
 كَانَ لَكَ الْاُخْرُ وَاَعْلَى الرَّعِيَةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَادَ كَانَ عَلَيْهِ الْاَسْوُ
 وَاَعْلَى الرَّعِيَةِ الصُّبُوْرُ رِوَايَتِ كَيْسِ اسْكُوْتِي نِي ابْنِ عَمْرِو سِي تَعْنِي پَادِشَا
 سَاہِ خِدَا كَا ہِي زِيْنِ مِيْنِ اَنَا ہِي طَرَفِ اُو سْكِي ہر مَظْلُوْمِ خِدَا كِي بُدُوْنِ
 سِي چَمْرِ اَكْرِ عَدَلِ كَيْسِ اُو اُو سْكُوْ ثَوَابِ هُوْكَ اُو رِ عِيْتِ پِرَا وِسْكَ شَكْرِ
 وَاجِبِ هُوْكَ اُو رِ اَكْرِ ظَلَمِ كَيْسِ اُو اُو سْكُوْ عَذَابِ هُوْكَ اُو رِ عِيْتِ پِرِ صَبْرِ
 هُوْكَ فَصْلِ قَاضِي پِرِ حَكْمِ كَرِ نَا سَا تَہِ حَقِ كِي قَبْرِضِ ہِي اُو رِ حَكْمِ خِلَافِ
 شَرِيعِ قَرِيْبِ كُفْرِ اُو رِ ظَلَمِ اُو رِ فُسُوْقِ كِي ہِي كَہِ فَرْمَا يَا اِسْدِ قَالِي نِي مِّنْ
 لَّعَنَّا كُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَوْلٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ فَاَوْلٰئِكَ نَمُكِّمُ
 الظَّالِمُوْنَ فَاَوْلٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تَعْنِي حُو كُوْنِ حَكْمِ نَكْرِي سَوَافِقِ

اوسکی جو اوتار اللہ نے وہ کافرون سی اور ایک جگہ فرمایا کہ وہ ظالم
 سی ہی اور ایک جگہ فرمایا وہ فاسقون سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی الْقَضَاءِ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِی الْحَبْنَةِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ
 فَأَمَّا الَّذِی فِی الْحَبْنَةِ فَرَجُلٌ عَمَّا فَاحِشٍ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَمَّا عَرَفَ الْحَقَّ
 فَجَارَ فِی الْحُكْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلِ فَهُوَ فِی النَّارِ
 روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بریدہ سی یعنی قاضی تین قسم
 کی ہیں ایک وہ کہ عالم ہو ساتھ حق کی اور حکم کرے ساتھ حق کی بہت
 مین ہوگا دوسرا وہ کہ عالم ہو اور حکم کرے ساتھ حق کی سو وہ دوزخ
 مین ہوگا اور تیسرا وہ حکم کرے لوگوں پر جہالت کی ساتھ یعنی بغیر علم
 کی حکم کرے سو وہ دوزخ مین ہی اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سی روایت
 کی کہ جو کہ قاضی ہو اور عدل اوسکا ظلم پر غالب ہو تو اوسکو بہشت ہی
 اور جو کہ غالب ہو ظلم اوسکا عدل پر وہ دوزخ مین ہوگا فصل حق
 مین عورت کی کہ خاوند پر ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَقَدْ مِثْلُ الَّذِی
 عَلَیْکُمْ بِالْعَرُوفِ یعنی عورتوں کا خاوند پر حق ہی جیسا کہ عورتوں
 پر حق مردوں کا ہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ
 مِنْ اَکْمَلِ الْاُمَمِیْنِ اِیْمَانًا اَلْحَسَنَهُمْ خُلُقًا وَاطْفَافُهُمْ بِاَهْلِهِ رَوَاہِیْت
 کیا اسکو ترمذی نے عائشہ سی اور روایت کیا ترمذی نے ابی ہریرہ سی

حق مین جہد کی جو خفا زندیقی

مانند اسکی یعنی بڑا کامل ہونوں کا ایمان میں وہ شخص ہی کہ بہت
 اچھا ہی از روی خلق کی اور بہت دیران ہی اپنی اہل پراور فرمایا
 حَتَّى كُنْ خَيْرَ كَمَلٍ عَلَيْهِ وَكَانَ خَيْرَ كَمَلٍ عَلَيْهِ رَوَايَت كَيْفَا اسکو تہذیب
 فی عائشہ سی یعنی بہتر تھا اور وہ شخص ہی کہ بہتر ہی واسطی اہل نبی کی اور
 میں بہتر تھا راہوں واسطی اہل اپنے کی اور عاویہ شیری
 نے حضرت سے پوچھا کہ حق عورتوں کا خاوند پر کیا ہے
 فرمایا کہ کہلا او سکو جو کہاتا ہے اور پنا او سکو جو توہینتہای
 اور مت نارہنہ پراو سکی اور بدست کہ او سکو اور اکیلا چوڑ کرا او سکو
 بجا نگر کہ میں رہ ف یعنی اگر ناخوش ہو تو جو روسی تو او سکی پاس
 نہ سو نگر کہ میں رہ او سکو اکیلا چوڑ کرا اور گریں نہ سو کذا
 فی الطیبی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی اور فرمایا
 حضرت فی ایک دن کہ آج کی رات بہت عورتیں میری پاس آئیں
 اور انہی خاوندوں کی شکایت کرتی تھیں وہ مرداچی نہیں ہیں
 روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی فی پاس بن عبد
 سی فصل بیچ حق شفقت کی فرزندوں پر یا رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فی مَنْ مَّالٍ جَارٍ يَتَيْنِ حَتَّى يَنْفَلَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 لَنَا وَهُوَ مَكْنٌ اَوْ ضَرَّحَ اَصْحَابِيَعَهُ رَوَايَت كَيْفَا اسکو سلم فی النسخی

یعنی جو کوئی کہ پرورش کری دو لڑکیوں کو تاکہ بالغ ہوں اور کیا ثابت
 کی روز دران حالیکہ میں اور وہ اسطرح ہونگی اور دونوں اڑگیان آ
 آپس میں ملائیں **ف** یعنی وہ شخص میری ساتھ ہوگا جیسی یہ دونوں
 اڑگیان ایک پاس ہیں اور صحیحین میں عائشہ عیسیٰ مروی ہی کہ ایک عورت
 میری پاس آئی اور ساتھ اسکی دو لڑکیان تھیں مجھے سوال کیا اوسوقت
 میری پاس فقط ایک خرافاتھا وہ میں نے دیا پر اوسنی وہ خرافا آدھا دودو
 لڑکیوں کو دیا اور اوسنی کچھ نہ کہا یا اور چلی گئی پر جب حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم تشریف لائی میں نے وہ قصہ اوسنی بیان کیا اپنی فرمایا
مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ نَدَى الْبَنَاتِ بَشِيْعٍ فَاحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنْ النَّارِ
 یعنی جو کہ آزمایا جاوے لڑکیوں ہی ساتھ کسی چیز کی یعنی کسی لڑکیان
 رکھتا ہو اور اوسکی ساتھ بھلائی کری ہونگی وہ پردہ واسطی اوسکی آتش
 ووزخ سے اور یہ بھی صحیحین میں حضرت عائشہ عیسیٰ مروی ہی کہ ایک گنوار
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آیا اور کہا کہ تم لڑکوں کو چھوٹی
 ہو یعنی پیاسی اور ہم نہیں چوستی میں کہہا حضرت نے اوسکو **اَوْ اَمْلَاكَ**
اِنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ التَّوْحَةَ یعنی اگر اللہ تعالیٰ فی تیری دل سے حسرت
 اور شفقت دور کی ہی تو میں کیا کروں **فَصَلِّ عَنِ مَمْلُوكُونَ** کی
 مالک پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فِي اِخْوَانِكُمْ**

بِحَاكِمِهِمُ اللَّهُ بِحَقِّ آيِدٍ نَّيْكَرُ مَنَ حَلَّ اللَّهُ أَحَاةً سَحَّتَ يَدُهُ فَلَئِمَّ طَحْرُهُ
 رَمَا يَأْكُلُ فَلَئِمَّ يَسُهُ فَمَا يَلْبَسُ وَلَا يَخْلَفُهُ سَنَ الْعَمَلِ مَا يَنْفِلِبُهُ فَإِنْ
 خَلَقَهُ مَا يَنْفِلِبُهُ فَلْيَعْبُدْ عَلَيْهِ رَوَايَتِ كِيَا اسكو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ
 ہسی یعنی بہائی تمہاری بہن کرو یا ہی اسد تعالیٰ فی او نکو تمہارا زبردست
 سو جس کی بہائی کو اسد تعالیٰ زبردست او سکا کری تو چاہیے کہ کیا او
 او سکو جواب کہا وی اور بیٹا وی او سکو جواب اپنی اور تکلیف نہ ہی او سکو
 او س کام کی جو او سپر شکل ہو او اگر کسی کام مشکل کو حکم کری تو آپ ہی
 او مین مدد کری او فرمایا حضرت فی اِذَا صَعَّ لِأَحَدِكُمْ فَخَادِمُهُ طَعَامُهُ
 فَخَرَّجَاهُ وَقَدْ وَلِيَ حَقَّهُ وَدَعَا بَهُ فَلْيَقْبَلْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَتْ
 الطَّعَامُ مَشْقُوعًا فَلْيَصْغُ فِي يَدِهِ مِثْلَهُ أَكْلَهُ أَوْ أَكَلَتَيْنِ رَوَايَتِ كِيَا
 اسکو مسلم فی ابی ہریرہ ہی یعنی جب تیار کری واسطی ایک کے تم مین ہی خادم
 او سکا کہ فی کہانا پر لا وی او س کہانی کو او بیشک گرمی گ اور وہ ہون
 او ٹھایا ہی تو چاہی کہ بیٹا وی او سکو ساتھ اپنی تاکہ کہا وی او اگر کہانا
 توڑا ہو او کہانی والی بہت ہون چاہی کہ گرمی او سکی ہاتھ مین ایک
 نوالہ یا دونو والی او فرمایا حضرت فی مَنْ قَدَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ يَبْئِي فَمَا
 قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَايَتِ كِيَا اسكو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ ہی
 یعنی جو کوئی تمہارا زینا کی لگا وی مملوک کو اوڑھ او س ہی پاک ہو تو اللہ تعالیٰ

روز قیامت حضرت زنا کی ناری گایتنی مالک کو آفرمایا حضرت فی من
 حضرت علیہ السلام حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَطْمَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ يَقُولُ
 روایت کیا اسکو مسلم فی ابن عمر سے یعنی جو کوئی ماری غلام اپنی کو خدا و
 اوستی لاتی خدا زنا کی گناہین کیا اسکو طمانچہ ماری تو کفارہ اوست یا ہر گاہ اسکو
 آواز کری اور مسلم فی ابی مسعود سے روایت کی ہے کہ میں اپنی غلام کو پاتا
 تھا تو بھیجی ہے ایک آواز سننے کہ اے ابی مسعود اللہ تعالیٰ تجھ پر قادر زیادہ
 ہے اوستی کہ تو اس غلام پر قادر ہے ہر جو بھی دیکھا میں فی تو سونڈا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہا میں فی یا رسول اللہ اسکو واسطے خدا
 آواز کیا میں فی فرمایا اگر ایسا نکر تا تو آگ تھمکو پونجی آخر کلام حضرت
 کا کہ اونکی مرض موت میں تھا کہ الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ رَوَيْتُ
 کیا اسکو بیعتی فی شعب الایمان میں ام سلمہ سے اور احمد اور ابو داؤد فی
 علی سے مندا سکی یعنی محافظت کرو نماز پر اور مملوکوں کی حقون پر اور
 فرمایا حضرت فی ثَلَاثٌ مِنْ كُنَّ فِيهِ يَسْتَرِ اللَّهُ حَتْفَهُ
 وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رَفُوعٌ بِأَضْعِيفٍ وَشَفَقَةٌ بِالْأَوْدِيْنِ
 وَالْحَسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ روایت کیا اسکو ترمذی
 نے جابر سے یعنی تین صفتیں ہیں جو شخص کہ اوستی وے
 ہوں اللہ تعالیٰ موت اوکی آسان کری و دخل کری اسکو اپنی جنت میں

مہربانی کرنی ضعیفوں پر آؤ شفقت کرنی مان آپ پر آؤ نیکی کرنی تھا
 ملکوں کی ایک مردنی حضرت سی پوچھا کہ یا رسول اللہ کی تابعدار
 سی قصور معاف کروں میں آپنی دو بار جواب ندیا تیسری بار فرمایا
 کہ ہر روز شتر بار معاف کرو روایت کیا اسکو تیزی فی عبد اللہ بن عمر
 سی اور ابو داؤدی ابن عمر سی اور فرمایا حضرت فی آگاہ ہو خبر دیتا ہوں
 میں تمکو ساتھ بدترین تمہاری کی بہت برا تمہارا وہی کہ کھاتا ہی
 اکیلا اور پاتا ہی اپنی ملک کو اور نہیں دیتا ہی اپنی ریقہ یعنی دگر کہ
 روایت کیا اسکو زرین فی ابی ہریرہ سی سنن فدی امانت اور مدو
 کی بین قریش میں رسم تھی کہ جو کوئی موافق طاقت اپنی کی مال لانا
 بہر مال بہت جمع ہوتا پیراوس سی غلہ اور شمش خریدتی اور موٹو مہین
 لوگوں کو کھلاتی اور شربت پلاتی سو فیہ مراد اوس مال ہی ہی کہ شہر
 جمع کرتی واسطی آنی جانی والوں کی آور واسطی مسکینوں کی کھتی
 تھی فصل ملک جانور ہوں اونپر ہی احسان کرنا ضروری سی
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ایک اونٹ و بلا ویکھا فرمایا اِنَّوَاللّٰہَ
 فِیْ صَدَہِ الْبَہَاثِ الْمَجْمَعَةِ فَازْکِبُوْہَا صَالِحَةً وَاَنْتُمْ کُوْہَا صَالِحَةً
 روایت کیا اسکو ابو داؤدی سہل بن خنظلہ سی یعنی ڈرو تم خدا سی بیچ
 حق ان جانورون بی زبان کی سواری کرو اونپر ساتھ خوبی کی اور

چوڑ و اونکو ساتھ خوبی کی مٹ یعنی جیسی باخوبی اور پر سوار
 لیتی ہو ایسی ہی اونکی کسلانی پلانی میں قصور نہ کرو قسم پانچون
 حقوق العبادی حق ہمسایہ اور صحبت اور ہم سفر کا ہی کہہ لی کو
 منظر قرب اللہ تعالیٰ کی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نِیْ وَاعْبُدْ وَاللّٰهُ
 وَلَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِی الْقُرْبٰی وَالْكَفْلِ
 وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجَنْبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ
 وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ یعنی عبادت کرو خدا کی اور شریک
 متکرو عبادت میں اسکی کسی چیز کو اور نیکی کرو ساتھ بھائی باپ کی
 نیکی کرنی اور ساتھ قربت والوں اور یتیموں اور سیکینوں اور یتیموں
 کہ نزدیک ہو ہمسایگی اسکی یعنی گھر ساتھ گھر کی متصل ہو یا وہ کہ ہمسائے
 ہو اور قربت نسب میں یا دین میں رکھتا ہو اور جو ہمسایہ انسان ہو
 اسکی ساتھ ہی اور ساتھ یا ہم صحبت کی ابن عباس اور مجاہد اور
 فی کہا کہ صاحب الجنب ہم سفر ہی اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 فی کہا کہ مراد اس سے بی بی بی بی اور ساتھ مسافر کی بعضی کہتی ہیں کہ
 ابن سبیل ہی مراد وہاں ہی اور اپنی مملوک کی ساتھ یعنی احسان
 کرو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الْجَمِیْلُ ثَلَاثٌ فَجَادُ
 لَهُ ثَلَاثَةٌ حَقُّ الْخَوَارِجِ حَقُّ الْقَلْبَةِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ وَجَادُ

قسم پانچون
 صحبت و ہم سفر کا

لَهُ مَحَقَاتٍ حَقَّ الْجَوَارِ وَحَقَّ الْأَسْلَامِ وَجَاءَهُ مَحَقٌّ وَلَحِقَهُ وَهُوَ
الشَّرِكَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ رَوَيْتُ كَيْسَا اسْكُو ابُو نَعِيمٍ فِي حُلُمِيْنِ أَوْ
حَسَنَ بْنِ سَنِيَانٍ أَوْ زَبْرَازِي فِي ابْنِي مَسْدُونٍ مِینِ جَابِرِ سِیْ لَعْنِي
پُڑوسی تین قسم کی ہیں ایک پُڑوسی ہی اوسکی تین حق ہیں حق
پُڑوس کا اور حق قرابت کا اور حق اسلام کا اور ایک پُڑوسی ہی
اوسکی دو حق ہیں حق پُڑوس کا اور حق اسلام کا اور ایک پُڑوسی کا
ایک حق ہی پُڑوس کا کہ وہ مشرک ہو وی اہل کتاب سی یعنی یونانی
یا نصرانی آو ابن عبّاسی فی عبد اللہ بن عمر سی یونانی روایت کی ہی
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کُھْمِیْنِ جَابِرِ سِیْ
بِجَارِهِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اسْأَلْ جَدَّنَا اِلَھَا عَلَّقَ عَنِّي بَابُهُ وَمَنْعَنِي
وَضَلَّكَ رَوَيْتُ كَيْسَا اسْكُو ابُو نَعِيمٍ ابْنِ عُمَرَ سِیْ لَعْنِي کُتْنِيْ هَسَا
ہیں پکڑ نیکی اپنی پُڑوسی کو دن قیامت کی آو کہنیں گئی ونگا
میری پوجہ تو اس سی کیون بند کیا اپنی اپنا دروازہ مجھ سی اور دنیا
اپنا بچا ہوا کانا آو بخاری فی ابن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ ہمیشہ جبریل مجھ کو واسطی ہسایہ کی وصیت
کہ کرتی یہاں تک کہ گمان کیا میں فی کہ قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ آو
دارت گیری آو رسول فی ابی ذر سی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فی فرمایا کہ جب گوشت پکاوی تو شور باز پادہ کر اور پڑوسیدنی
 ضیافت کر عائشہؓ فی حضرت سی پوچھا کہ یا رسول اللہ میری دوہری
 ہین کسکو اونہیں سی ہدیہ بیچون فرمایا جو کہ بہت نزدیک ہو دروازہ
 اوسکا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ
 ضَرِيقَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَرِيقَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
 فی اور بخاری و مسلمین ابی ہریرہ سی مانند اسکی ہی یعنی جو کہ ساتھ
 خدا اور روز قیامت کی ایمان رکھتا ہو سو چاہی کہ ساتھ پڑوسی
 اپنی کی نیکی کری اور ہمان کی غرت کری اور خواجی بات ہو کہی
 یا جب بہی بیفائدہ نہ بولی جان کہ نیکی بت کری تجھکو اللہ تعالیٰ
 کہ جو پڑوسی کہ دروازہ اوسکا جدا ہوتا ہی اوسکا حق ایسا ثابت
 ہوا تو ہم صحبت اور ہم سفر کا بطریق اولیٰ حق واجب ہی چنانچہ سبب
 ہم صحبتی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اپنی صحابہ کی کس قدر
 تعریفیں فرمائی ہین اور واسطی محبت اور تعلیم اولیٰ کی سبب
 کیا لیکن واجب ہی کہ ہم نشینی آورد وستی ساتھ نہیکوئی کری و
 ساتھ کافرون اور فاسقون کی کری فرمایا حضرت فی مَثَلُ الْجَانِ
 الصَّالِحِ وَالشَّوْعِ كَامِلِ السُّلُوكِ وَنَافِعِ الْكَثِيرِ فَكَامِلِ السُّلُوكِ امَّا

اَنْ يُخْزِيكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ يَجِدَ مِنْهُ رِجْحًا طَيِّبَةً
 وَنَافِعًا كَثِيرًا اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ يَجِدَ مِنْهُ رِجْحًا خَفِيفَةً
 روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں اور مکی بنی
 یحزیک بئیک اَوْ تَوْبَكَ اَوْ يَجِدَ مِنْهُ رِجْحًا خَفِيفَةً یعنی حال
 ہمنشین نیک اور ہم نشین بد کا ایسا ہی کہ ہمنشین نیک مانند
 مشک فروش کی ہی یا تجکو دیکا یا تو اوس سے خریدیگا اور نہیں تو
 تجکو اوس سے خوشبو پونچی گی اور ہمنشین بد مانند و ہونکنے والی
 بھٹی لوہار کی ہی کہ گھسیرا یا کپڑی تیری جلا دیکا اور نہیں تو بدبو
 اوس سے تجکو پونچی گی اور یوں ہی حاکم اور ابو داؤد فی السنن
 سہی و راہون فی حضرت سی روایت کی ہی کہ ہمسایہ نیک مانند
 عطر فروش کی ہی اگر عطر تجکو ندیکا تو خوشبو تو تجکو پونچی گی اولیاً
 احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم فی ابی سعید خدری ہی روایت
 کی ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ ہم نشینی
 مست مگر ساتھ مسلمان کامل الایمان کی اور چاہی کہ کمانا تیرا
 نہ کہاوی مگر پرہیزگارا و ربوی فی ابی ہریرہ سی روایت کی ہی کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کہ آدمی اپنی دوستی
 دین و مذہب پر ہوتا ہی شود کیہ تو کہ کسی ساتھ دوستی رکھتا ہی

یون ہی بخاری و مسلم میں ابن مسعود سی مروی ہی کہ فرمایا حضرت
 فی القرآن مع من احب یعنی آدمی آخرت میں اوسکی ساتھ ہوگا جسکو
 دوست رکھتا ہی اور اسد تعالیٰ فرماتا ہی الا خلائک یومئذ یبعضهم لبعض عدو
 الا المتقین یعنی سب دوست دن قیامت کی آپس میں دشمن ہو جاوینگی مگر
 متقی لوگ و یعنی یہ ایک دوسرے کی دوست اور خیر خواہ رہیں گی
 اور اسد تعالیٰ فرماتا ہی کہ لوگ روز قیامت کی دوستی کرنی پر ستا
 بری آویں گے افسوس کریں گی اور کہیں گی یا وئلتی لیتنی لخر
 اتخذ فلانا خلیلاً یعنی ای ہلاکی میری کاش نہ پکڑتا میں فلانی

شخص کو دوست مولوی روم کہتی ہیں **دوست** وورشوارا خلیل یارب

یار بد بدتر بود از یار بد	یار بد تنہا ہی بچان نہ	یار بد بچان بچان نہ
صحبت صالح تر صالح کند	صحبت طالح تر طالح کند	ناخندان باغ زخندان کند

صحبت نیکان از نیکان کند صحیحین میں ابی ہریرہ ہی مروی ہی ایک

حدیث طویل میں رسول کریم سی حق میں جماعت ذاکرین کی کہ جو
 اسد تعالیٰ اوپر رحمت کرتا ہی اور خشتا ہی تمام ہنشینوں اونکی کو
 تو ایک فرشتہ فرشتوں سی کہتا ہی اسی پروردگار ایک مروی گئی کہ
 انہیں نہیں ہی کسی کام کو آکر پاس اونکی بیٹیا ہی اسد تعالیٰ فرماتا
 ہی کہ اوسکو ہی میں فی بخشا وہ ایسی لوگ ہیں کہ ہنشین اونکی

نہیں ہوتا ہی اور اس واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ہم نشین بد اور ہمسایہ بد سی ساتھ خدا کی پناہ چاہی ہی طبرانی فی عقبہ
 بن عامر سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی عا
 میں کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَّوْمٍ الشُّعُوْرِ وَمِنْ سَاعَةِ الشُّعُوْرِ
 وَمِنْ لَّیْلَةِ الشُّعُوْرِ وَمِنْ صَاحِبِ الشُّعُوْرِ وَمِنْ جَارِ الشُّعُوْرِ فِیْ دَارِ الْقَاعَةِ
 یعنی الہی پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیری بُری دن سی اور بُری
 ساعت سی اور بُری رات سی یعنی اوس دن اور اوس ساعت اور
 اوس رات سی کہ اُوں میں بُرائی واقع ہوا اور ہم نشین بُری سیہ اور ہمسایہ
 بُری سی یعنی ہم نشین اور ہمسایہ سی کہ مصدر بُرائی کا ہوا اور ہمسایہ کہ خانہ
 اقامت میں ہمسایہ ہو اور واسطے بچاؤ ہمسایہ بد کی رسول کریم فی
 بیع کرنے میں زمین کی حق شفعہ واجب کیا ہی فائدہ سواہل شفقہ
 چاہیے کہ اگر خریدار نیک مروی تو طلب شفعہ نکرتی اور جو بُرا ہو
 تو خریدنی اوسکی سی راضی نہو چٹا قسم حقوق العباد سی حق عامہ
 مومنین کا ہی خاص کراؤ نہیں سی حق اس کی کیا ہی کہ عاجز و ضعیف
 اور یتیم اور مسکین یا بیمار یا بیوہ ہو اور حق مسافر اور مہمان کا کہ آد
 فرمایا اللہ تعالیٰ لَیْ وَ اِنَّ لِلْمَالِ عَلٰی حَبِیْبِهِ دَ وَّ الْقُرْبٰی وَ الْمَتٰی وَ الْمَسَاکِیْنِ
 وَ ابْنِ السَّبِیْلِ وَ السَّائِلِیْنِ وَ فِی الزَّوْاِبِ اُوْر فرمایا اِتِ ظِلَّ الْقُرْبٰی حَقَّهُ

چٹا قسم حق عباد مومنین

وَالْمَسْكِينُ وَابْنُ السَّبِيلِ یعنی نیک کام گریو والا وہی جو دیوی مال
 اوپر دوستی خدا کی قربانیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں
 اور سالکوں کو اور سچ آزاد کرنی غلاموں کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی
 قَامَا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَرْ یعنی یتیم پر قہر مت کر اور سائل
 کو مت جھک اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ
 فِي الْجَنَّةِ مَلَكٌ اورایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی
 فی سہل بن سعد سی یعنی میں اور بوجہ اوٹھائیوا یتیم کا جنت میں سطر
 ہونگی اور اشارہ کیا اپنی دوا و گلیوشی یعنی دوا انگلیاں کر کر فرمایا مَنْ
 كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَوْمَ ذَلِكَ
 وَضِيْفَتُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ روایت کیا
 اسکو بخاری و مسلم فی ابی شریح الکعبی سی یعنی جو کہ ایمان رکھتا ہو خدا
 اور روز قیامت پر تو چاہی کہ بزرگی کری اپنی مہمان کی ایک
 رات دن او سکی مہمانی میں چاہی تکلف کری اور مہمانی میں نہ
 تک ہی اور بعد او سکی صدقہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی لِسَائِلِ حَقٍّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى الْفَرَسِ روایت کیا اسکو ابو داؤد
 فی امام حسین اور علی رضی اللہ عنہما سی اور احمد فی امام حسین سی یعنی
 سائل کا حق ہوتا ہی اگرچہ گھوڑی پر چڑھ کر آیا ہو یعنی اگرچہ غنی ہو

حالانکہ سوال کرنا منی کو حرام ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فِي تَلْسِيفٍ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ بَسْمُكَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهِ وَ
 يَحْبِسُهُ إِذَا دَعَاهُ وَتَمْتِئُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوذُهُ إِذَا قَرِصَ وَتَنْتَجِعُ خَنَازِقَهُ
 إِذَا مَاتَ وَحَبِيبُ لَهُ مَا يَتَّبِعُ لِنَفْسِهِ رَوایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
 اور ابوداؤدنی علی شہی اور نسائی فی ابی ہریرہ سے مانند اسکی عیسیٰ
 مسلمان کی مسلمان پر چہ جن ہیں سلام کری اوکو جب ملاقات کری
 او جواب دی جو بلاوی یا قبول دعوت اسکی کری اور ہر حکم اللہ
 کہی جو چھینک کر الحمد للہ کہی اور پوچھنا کری جو بیمار ہو اور اسکی جنازہ کی
 ساتھ جاری ہو مر جاوی اور دوست رکھی اسطی اسکی جو کچھ دوست کہی
 واسطی اپنی بہانگی اور اصفہانی فی علی شہی اور انہون فی رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہی روایت کی کہ فرمایا آپ فی بیشک اگر ایک تمہارا چہو
 ہر حکم اللہ کننا واسطی بہائی اپنی کی جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہی
 تو مطالبہ کریگا وہ روز قیامت کی آوریون ہی ابو نعیم فی سعید بن
 جبیر ہی روایت کی اور مسلم فی ابی ہریرہ ہی روایت کی کہ اگر کوئی
 بعد چھینکنی کی الحمد للہ کہی تو واسطی اسکی ہر حکم اللہ کہیں اور جو
 نہ کہی تو نہ کہیں اور بخاری و مسلم بن ابی سعید خدی ہی روایت کی کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کہ پرہیز کرو راہون پرہیزی ہی

کہنا صحابہؓ نبیؐ رسولؐ اللہؐ راہون پر پیشی سی چارہ نہیں کرتی فرمایا
 کہ تو راہ کا حق ادا کر و کہا انہوں نے کہ حق راہ کا کیا ہی فرمایا کہ آنکھ بند
 کر لینا حرام سی اور ایدانہ پونچا نا اور سلام کا جواب دینا اور حکم کرنا ساتھ
 مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اچھی باتوں کا لوگوں کو
 حکم کرنا اور بُری باتوں سی منع کرنا اور ابوداؤد نے عمرؓ سی اس قصہ میں
 زیادہ کیا اور فریاد سی کر و بیچ رسیدہ کی اور راہ تباہ راہ بولی ہوئی کہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے *وَإِذَا أَحْبَبْتُ نَجِيَّةً لِّقَوْمٍ أَحْبَسْتُ مِنْهَا أَوْ رَدُّوْهَا*
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا یعنی جب کوئی سلام کرے تمکو تو جواب نہ دینا
 اوسکی یا بہتر اوس سی یعنی جواب میں السلام علیکم کی کہو و علیکم السلام
 یا لاؤا و امین و رحمتہ اللہ یا و رحمتہ اللہ و برکاتہ وسلم فی الی ہر برو سی
 روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی دخل بیت
 میں نہوگی بیان تک کہ ایمان لاؤا و ایمان کامل نہوگا بیان تک
 کہ آپس میں دوستی کرو پھر فرمایا کہ خبر و دن میں تمکو اوس چیز کی جس
 آپس میں تم دوست ہو *أَفْشَوْا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ* یعنی بہت کرو آپس میں
 سلام اور یہی نبیؐ ابن مسعودؓ سی اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سی روایت کی کہ جو کوئی پہلی سلام کرے یا ہی پاک ہو تا ہی تکبیر سی
 کسی نے حضرت سی پوچھا کہ اسلام کی عادتوں سی کون عادت بہتر ہی

فرمایا کہ ملا تو کہا نا اور کرتو سلام کہہ سیکو خواہ پہچانی تو اسکو یا نہ پہچانی
 تو آیت کریمہ اِذْ لَمْ يَتَّبِعْهُ اَلرَّجُلُ فَسَبَّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ رَاٰ نَارًا مُّجْئِرَةً فِي السَّمَاءِ لیکن ساتھ
 عموم لفظ کی دلالت رکھتی ہے اس بات پر یہی کہ کوئی مسلمان ساتھ
 کسی مسلمان کی جو کچھ نیکی کری جیسے بیچنا تحفہ یا ذکر خیر یا اشارہ سلام
 کا ساتھ ہاتھ کی پہر یا تواضع کرنا یا اکثری ہونا یا مصافحہ یا معانقہ کرنا یا
 مانند انکی کہ دلیل انہما محبت کی ہو وی طرف ثانی کو چاہیے کہ بدلہ اسکا
 مانند اسکی کری یا بہتر اس سے کری کلمہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ حَسْبٌ
 اس پر دلالت رکھتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حساب کرنے والا ہے احمد
 اور ترمذی فی ابی امامہ سی روایت کی کہ حضرت نبی فرمایا پورا سلام تمہارا
 مصافحہ ہی یعنی سلام کی بجائے مصافحہ ہی کر لیا کہ و تا کہ پورا ثواب سلام
 کا پاؤ اور فرمایا حضرت نبی آپس میں مصافحہ کرو کہینہ دو رہو اور تسبیح
 تحفہ بیچو محبت زیادہ ہو اور کہینہ جاتا رہی اور فرمایا حضرت علیؑ
 والکہ وسلم فی کہ اگر دو مسلمان آپس میں مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی
 نہ رہی سب گریٹرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ابو ذر کو نبیل میں
 لیکر فرمایا کہ یہ کام بہت اچھا ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی
 بعینہ ساتھ ان الفاظ کی جو اصل نسخہ حقیقۃ الاسلام میں ہے چہرہ
 اسکو ابو داؤد اور جامع الوصول اور مشکوٰۃ شریف میں دیکھا گیا

مگر حدیث نہیں ملی بلکہ یہ روایت ابو ذر کی اسطرح کتب مذکورہ میں آئی
 بن بشری مروی ہے کہ نقل کی اونہوں نے ایک شخص سے کہ وہ بنو غمرہ
 سے تھا کہا اونی کہ کہا میں نے ابو ذر سے کیا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم مصافحہ کرتے تھے جبوقت کہ ملتی تھیں تو وہی کہا ابو ذر نے نہیں بلکہ
 کی ہنسی اونی کہی مگر کہ مصافحہ کیا اپنی محبہ سے اور یہی امیری پاس ایک ن
 یعنی شخص کو بلانے کی لیے اور تمنا میں اپنی گدین پس جب آیا میں تو خبر
 دیا گیا میں پس آیا حضرت صلعم کی پاس اور حضرت بیٹی ہوئی تھی تخت پر
 پس گلی سے لگایا جھکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے سبب
 راحت اور برکت کی نقل کی ابو داؤد نے واللہ اعلم بالصواب اور انحضرت
 فی فرمایا لا یحل للرجل ان یتجسس آخاۃ فوق ثلاث یتحققان فیہن
 ملان او یخرجن منہن او یتجسس لہما الذی یبدؤہ بالسلام روایت
 کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابو ایوب انصاری سے یعنی حلال نہیں ہے
 کسی مرد کو کہ ترک کری ملاقات بہائی اپنی کی تین ونسی زیادہ ملاقات
 کرین و دونوں پہر نہتہ پچھین ایک دوسرے سے بہتر نہیں ہے وہ ہی جو
 سبقت کری سلام کرنی میں اور ابو داؤد نے حضرت عائشہ سے اور انہوں
 نے حضرت سے روایت کی کہ فرمایا کہ مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ زیادہ تین
 دن سے چھوڑ دی بہائی کو پہر جب ایک نے دوسری ملاقات کی

اور سلام کیا تین بار اور اونسی جواب نہیں دیا تو گناہ و دنون کا اپنی
 اور پر لیا اور اس حد اور ابو داؤدنی ابی ہریرہ سی روایت کی کہ آنحضرت
 فی فرمایا کہ حلال نہیں ہی مسلمان کو کہ بہائی مسلمان اپنی کو زیادہ تین
 دن سی چھوڑ دی اگر زیادہ تین دن سی ترک کرے گا مرگاد و زخم میں
 داخل ہوگا اور ابو داؤدنی ابی ہریرہ سی اور روایت میں بعد مضمون
 مذکور کی نقل کیا جو تین روز گزین تو چاہی کہ ایک دوسری ملی اور
 سلام کری اونسی جواب دیا تو دنون ثواب میں داخل ہوئی اور جو
 جواب دیا تو گناہ اور سپر باقی رہا اور اونسی گناہ سی جدائی کی اور باہر
 اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فی ایاکم والظن
 قَابِ الظَّنَّ اَلَّذِیْ بِالْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
 تَبَاغَضُوْا وَلَا تَكْرَهُوْا کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَاۤیَہِ وَکَا
 تَنَا فَسُوْا رِوَاۤیَہِ ہِ ابی ہریرہ سی یعنی دور ہو بگمانی سی کہ بگمانی
 بڑی جوڑی بات ہی یعنی اگر کوئی کسی کا عیب بیان کرے تو نہ سنو
 اور عاسوی نہ کرو یعنی بیج عیبوں آدمیوں کی کوشش کر کی دریا
 کرنا اور آپس میں حسد نہ کرو کہ غیر کی بہتری دیکھ کر ناخوش نہو اور آپس
 بغض اور عداوت نہ کرو اور آپس میں ساتا یک دوسر کی پشت پیرو
 روگردانی نہ کرو اور ہونہی خدا کی آپس میں بہائی اور ایک ایستین

آیا ہی وَاَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ یعنی ہر کوئی اچھی چیز اپنی طرف نہ کیجئے کہ دوسری
 اس میں شرکت نہجی اور فرمایا اَوْسْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِی
 کہ دروازی بہشت کی ووشبہنی اور پشینہ کو کہنتی ہیں اور اللہ تعالیٰ
 ہر مسلمان کو بخشد یتاہی مگر اون دو شخصوں کو جو آپس میں عداوت
 رکھتی ہوں اور کہتا ہی چوڑ دو انکو یہاں تک کہ آپس میں ملاپ
 کریں روایت کیا اسکو مسلم فی ابی ہریرہ می اور مروی ہی کہ فرمایا
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فی کہ روز قیامت کی ایک مرد ایک
 مرد کو پکڑی گا وہ کہی گا کہ تو مجھسی کیا کام کرتا ہی میں تمہکو نہیں
 پہچانتا ہوں وہ کہیگا کہ تو مجھکو برا کام کرتی دیکھتا تھا یعنی میں
 برائی کرتا تھا اور تو دیکھتا تھا اور مجھکو منع نہیں کرتا تھا یعنی منع کرنا
 خلاف شرع کاموں ہی فرض ہی اور جو جانی کہ وہ عانی گاتو نہیں گئی
 اور فرمایا حضرت فی لَیْسَ بِحَدِّہُ اللّٰہُ مِّنْ لَّدُنَّہُ لَیْسَ رِوَاۃً کَیْسَ
 اسکو بخاری و مسلم فی جریر بن عبد اللہ می یعنی رحمہ نہیں کرتا ہی ہر
 اور سیر جو نہیں رحم کرتا ہی لگوں یہ اور فرمایا الزَّوْجُونَ یُحِبُّوْہُمُ اللّٰہُ
 اَزْ حُبِّہُمْ اَنْفُسِہُمْ فِی الْاَزْوَاجِ یُحِبُّوْہُمُ اللّٰہُ فِی الْاَزْوَاجِ رِوَاۃً
 اور ترمذی فی عبد اللہ بن عمر می یعنی رحم کرنے والو کہ رحم کرتا ہی رحم
 رحم کرو زمین والوں پر رحم کری تمہارا اللہ تعالیٰ کہ حکم اوسکا جاری

آسمان میں اور رحم کرین فرشتے آسمان کی اور فرمایا میں کہو یوحنا
 صَحِيحًا وَكَلِّمْ كَرِيمًا فَكَلَّمَ مَارِيتًا كَيْفَ اسکو بخاری فی از
 میں اور بودا و دنی ابن عمری یعنی حسنی نہ رحم کیا ہماری چوٹی پر
 اور نہ پیچا ناحق ہماری بڑے کا سودہ ہم میں ہی نہیں ہی اور فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی نہیں ہی جو ہوٹہ بولنی والا و د
 جو ملاپ کر اوی لوگون میں اور کہے نیکیات اور پوچھا وی پیغام
 نیک اس حدیث کو بخاری و سلم فی ام کلثوم بنت عقبہ سی ریت
 کی ہی اور احمد اور ترمذی فی اسمار بنت یزیدی روایت کی کہ فرمایا
 حضرت فی حلال نہیں ہی جو ہوٹہ بولنا مگر تین جگہ جو ہوٹہ بولنا بی بی
 اپنی سی او سکی راضی کر نیکو اور جو ہوٹہ بولنا جنگ کفار میں یعنی
 اوسط سی کہ عہد شکنی نہو اور جو ہوٹہ بولنا واسطی صلح کی لوگوں میں
 اور فرمایا حضرت فی اَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَفْضَلِ مِمَّنْ دَرَجَتُهُ لَكُمْ صِيَامُ الْقِيَامَةِ
 وَالصَّلَاةُ یعنی حضرت فی صحابہ کو فرمایا کہ خبر و دن میں تمکو اس چیز
 کی کہ افضل ہو درجہ میں روزی اور صدقی اور نماز سی عرض کی
 صحابہ فی کہ ہاں خبر و بچی یا رسول اللہ فرمایا اَلَا صَلَاحٌ ذَاكَ الْبَيْنِ
 وَنَسَاءُ ذَاتِ الْبَيْنِ مِمَّنْ أَلْحَقَ الْقِتْلَةَ یعنی ملاپ کرنا لوگون میں افضل
 ہی روزی اور صدقی اور نماز سی اور فساد کرنا لوگون میں جالقتہ ہی

یعنی تراشتنی والا اور دھکر نہی والا دین کا روایت کیا اسکو ابو داؤد
 اور ترمذی نے ابی الدرداء سی اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور فرمایا حضرت
 فی دین الیکم داء الاثم قبلکم الحسد والبغضاء علی الخالقۃ
 لا أقول یحلی الشجر لکن یحلی الذین روایت کیا اسکو احمد اور
 ترمذی نے زبیری یعنی اُسے طرف تمہاری ایک بیماری جو اگلی امتوں
 میں تھی آپس میں حسد اور بغض کرنا یہ صفت حلقہ ہی یعنی
 تراشتنی والی نہیں کٹا ہوں کہ بالونکو تراشتنی ہی بلکہ دین کو ترا
 ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حسد سی بیشک
 حسد کما تا ہی نیکیونکو جیسی کہاتی ہی آگ لکڑی کو روایت کیا
 اسکو ابو داؤد نے ابی ہریرہ سی اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے
 ایاکم وسوء ذات البین فانہا الخالقۃ روایت کیا اسکو ترمذی
 نے ابی ہریرہ سی یعنی بچو بدی سی درمیان لوگوں کی کہ پیفت
 تراشتنی والی ہی دین کو اور فرمایا حضرت فی من ضا ضا الله
 من ساق ساق الله علیہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ترمذی
 نے ابی صہیرہ سی یعنی جو کوئی ضرر پہنچاتا ہی اور کو ضرر پہنچاتا
 ہی اسکو اسکو اور جو کوئی مشقت میں ڈالتا ہی اور کو مشقت
 میں ڈالتا ہی اللہ اسکو اور ترمذی نے ابی ہریرہ سی

روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ماحون ہی
وہ شخص جو ہر منہ کو ضرر پہنچاتا ہی یا فریب کرتا ہی ساتھ ہی
آوے اور اوروں کی سعید بن زید سی آورہ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ہی روایت کرتی ہیں کہ فرمایا بدترین زبان راہی
کہ تا ہی پنج آبرو کسی مسلمان کی ناحق اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مَنِ اعْتَدَ رَاٰی اَخِيهِ فَلَمْ يَعِدْهُ وَلَا يَسْتَلِ
عَدُوًّا لَهُ كَانَ كَيْدًا مِثْلَ حَظِيئَةِ صَاحِبِ مَكْنَسٍ وایت کیا انکو
بیہقی نی جابری یعنی جو کوئی عذر چاہی طرف بہائی اپنی کی آورہ
عذر قبول نہ کری ہو گا گناہ او سپرمانند گناہ صاحب ابداری کی آس
مسلک و سلوک ہی ہیں جو راہ میں بیشک سودا گردن اور مسافروں ہی
بغیر حق شریع کی کہ چہ چیز مال او کی ہی لیتا ہی آورہ بزرگناہ جان تو
نیکہ سخت کری تجھ کو اللہ تعالیٰ کہ حق دینی بہائی بندی کا بہت
ہی سبب حقوں ہی آسوا سطلی کہ حق قربت نسبتی کی واسطہ
مال و باپ ہیں اور بہائی بندی دینی میں واسطہ خدا اور رسول
کہ ہم باپ سب مومنوں کی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَللّٰہُ اَوْفٰی
بِاَلْبَنِّ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ اور قرارت
میں ابی بن کعب کی پڑا گیا وھو آب لھم یعنی نبی صلی اللہ علیہ

والدہ وسلم اولیٰ بن سائتہ تصرف کی مومنون جانوں اوکھی سی اور
 بیسیان حضرت کی مائیں ہیں مومنون کی اور حضرت باب ہیں
 مومنون کی اور سینواسطی اسد تعالیٰ فی فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ
 وَاصْلِحُوا اَبْنَاءَ اَخْوَانِكُمْ یعنی سب مومن آپس میں بہائی ہیں سوسلح
 کرو درسیان بہائیوں اپنی کی بنا بر بہائی بندی دینی کی ملائکہ واسطے
 مومنون کی استغفار کرتی ہیں اسد تعالیٰ فرماتا ہی اَلَّذِينَ يَخْلَفُونَ
 الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
 اَمْرًا اَلَا يَهْدِي الْاَلَاءُ اَمَّا لَكَ يَسْتَبِيحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ
 لِمَنْ فِي الْاَرْضِ یعنی حائلان عرش اور وہ ملائکہ جو گرد اوکھی ہیں تسبیح
 کرتی ہیں ساتھ حمد پروردگار اپنی کی اور مغفرت مانگتی ہیں واسطے
 اُن لوگوں کی جو ایماندار ہیں اور ملائکہ تسبیح کرتی ہیں ساتھ حمد
 پروردگار اپنی کی اور واسطی اہل زمین کی مغفرت چاہتی ہیں سوال
 اگر حق بہائی بندی نبی کا بہائی بندی نسبی اور اور حقوشی بالاتر ہی
 تو پھر تو نبی بہائی بندی نسبی کو کیوں پہلی لکھا اور اسد تعالیٰ فرماتا ہی
 وَاولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِى كِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْاَوْمِنِينَ
 وَالمُهَاجِرِينَ یعنی اقربا می نسبی بعضی ساتھ بعضی کی اولیٰ اور بہتر ہیں
 مومنون اور مہاجرین سی اور سیلی سیراث قرابت نسبی میں ہی تیرا

اسلامی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا الصَّدَقَةُ عَلَى
 الْمَسْكِينِ مَدَقَةٌ وَهِيَ دِيْنٌ لِّتَوَحُّدِنَا مَدَقَةٌ وَصَلَكَةٌ رَوَّابَتْ كَمَا
 اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی سلیمان بن عامر سی
 یعنی صدقہ دینا مسکین کو ثواب ایک صدقہ کا رکتا ہی اور وہ
 قرابتی کو دینا و ثواب رکتا ہی ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رسم کا
 جواب قرابت نسبی وغیرہ جسکا اوپر مذکور ہوا ہی اون سب میں اسلام
 شرط ہی اور سب جگہ اسلام معتبر ہی معنی آیت کی وہ ہیں کہ قرابت
 جو مسلمان میں مومنوں سی اور مہاجرین جو قرابت نسبی نہیں کہتی
 وہ بہترین اور وارث مقدم اور مراد حدیث کی وہ ہی کہ صدقہ دینا
 مسکین مسلمان ابنی کہ ایک ثواب کتابا ہی اور دمی حم کو دینا جو
 مسکین اور مسلمان ہوں و ثواب کتابا ہی سلیبی قرابتی اگر کافر ہوں
 سیراٹ از کافرنین پونختی بلکہ عامہ مومنین کو پونختی ہی اور بیت المال
 میں کہ نرانہ عامہ مومنین کا ہی داخل کیا جاوی اگر آپ ہی کافر ہو اگرچہ
 نفقہ اوسکا پیش پردا چاہی لیکن محبت اور دوستی اوس سی کو نہ آچا
 بلکہ نیرای کرنا چاہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی مَا كَانَ لِلْبَنِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
 اَنْ يَكْتُمُوْا اَصْحٰبَ الْاَيْمٰنٍ وَّكَوْكَالُوْا اُولٰٓئِیْ فَمِنْ بَيْنِ مَا يَكْتُمُ
 لَهُمْ اَنْهُمْ اَصْحٰبُ الْاَيْمٰنٍ وَّ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اَبْرٰهِيْمَ لَا يَدْرِيْ الْاَعْرَابُ

مَوْعِدٍ وَبَعْدَ طَائِفَةٍ فَلَمَّا بَيَّنَّ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ بَيَّنَّ مَعْنَاهُ
 نَعْنِ الْأَتَقِ هُوَ تَابَنِي كَوَاوِرِ مَوْعِدٍ كَوَاوِرِ مَوْعِدٍ چاہن واسطی شر کوئی
 اگرچہ وہ ہوں قربتی بعد اسکی کہ ظاہر ہو واسطی او کی کہ وہ دوزخی ہیں
 اور نہ تھا مغفرت چاہنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطی باپ اپنی کی مگر
 وعدی کی کہ او کی باپ فی اونی وعدہ کیا تھا کہ مسلمان ہو گا چہر
 ظاہر او نکو کہ یہ خدا کا دشمن ہی اوس سی بیزاری کی فائدہ حدیث
 كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِيَّ وَصِهْرِي حَدَّثَ
 صحیح ہی بن عساکر فی ابن عمر سی روایت کی یعنی ہر قربت نسبی و قرابت
 خضریٰ اور وادی کہ ہو وی وہ قیامت کی ذر منقطع ہو جاو گی مگر
 قربت نسبی اور صہری سیری مراد حضرت کی نہیں ہی کہ قربت
 سب مومنوں وغیرہ کی منقطع ہو جاو گی مگر قربت پاک سیری بلکہ
 مراد وہ ہی کہ تمام مسلمان فرزند سیری ہیں نسب اور صہر مومنوں کا
 منقطع نہو گا نسب اور صہر کافر و کفار منقطع ہو گا و لیل اس تفسیر پر وہ
 کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی حق میں فرماتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ
 ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ
 مِنْ شَيْءٍ كُنْتُمْ بِنُورِهِمْ فَيَسَّرَ لَكُمُ الْإِيمَانَ لَمْ تَكُنْ يَدْرِكُهُمْ الْبَصَرُ
 هِيَ إِيْمَانُ مَنِ او کی اولاد کو بہشت میں ساتھ مرتبی باپوں کی ملاؤ

ہم اور بنی یاسین کی سی کچھ کم نکرین کی ہم اور یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ یعنی تمہاری مال اور اولاد ایسی نہیں کہ قریب کرویں تم کو
 ہماری نگر اور تمہارے قریب بلکہ ایمان لایا اور نیک کام کیا یعنی اوس کا
 مال اور اولاد نیک موجب قرب الہی کا ہوتی ہی اوس کا فرد کی حق
 میں فرمایا لَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ یعنی نسب اون کی ورمیان
 اون کی نہ رہے گی روز قیامت کی فرمایا تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ قطع
 ہو جائے گی ذاتی اور شتی ان آیتوں اور حدیثوں نبی صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کی سی معلوم ہوتا ہے کہ نسب مومنوں میں باقی رہے گا اور
 ایک دوسرے کو مفید ہوگا بسبب قربت کی اور بسبب دوستی کی بھی
 اور کا فرد کو کچھ فائدہ نہ کرے گا یَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ
 وَمَوْلَاتِهِ وَبَنِيهِ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
 إِلَّا الْمُتَّقِينَ یعنی قیامت کو بہا لے گا مروانی بہائی سی اور اپنی مان
 باپ سی اور اپنی جوڑی اور اپنی اولاد سی اور دوست اور سدا
 دشمن ہو جائے گی مگر متقی لوگ غرض اس کلام سی وہ ہی کہ سب
 حقون مذکورہ میں جو کوئی اسلام اور تقویٰ میں افضل اور زیادہ
 قوی ہوگا وہی واسطی دوستی اور صلہ رحم کی اولیٰ اور زیادہ حقیقی ہوگا

و اسد اعلم ساقونین قسم اور بعض حقون ہی وہ ہی کہ بندہ اپنی اختیار
 سی اپنی اوپر لازم کر لی اور یہ اسد تعالیٰ کی حقون میں ہی اور
 آدمیوں کی حقون میں ہی اور ہر ایک انشی تین قسم پر ہی قسم لی
 وہ ہی کہ سبب واجب ہونے اور کسی کا عبادت ہووی و دوسرا وہ کہ سبب
 واجب ہونی اور کسی کا گناہ ہووی تیسرا وہ کہ سبب واجب ہونی
 اور کسی کا کوئی امر مباح ہو فصل حق اسد تعالیٰ کا کہ سبب واجب
 ہونی اور کسی کا طاعت ہی وہ نذر رہی ساتھ عبادت کی اگر نذر کر
 ساتھ عبادت مقصود کی کہ جنس اور عبادت کی فرض ہو چکی ہی
 نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج وہ نذر بدون شرط کی ہو یا ساتھ اس شرط
 کی کہ موجب شکر کا ہو نعمتوں دینی یا دنیوی سی چنانچہ کہی کہ جو بیمار
 میرا چنگا ہو جاوی یا کوئی گیا ہو آجاوی تو روزہ رکھون گا میں پورا
 کرنا ایسی نذر کا فرض ہی بعد واجب ہونیکلی یعنی سبب پائی جانے
 شرط کی بیج صوت ثانی کی فرمایا اسد تعالیٰ نِی وَ کَیْوَ فُوْا اِنْدُ وُظْمُ
 یعنی اور چاہی کہ پوری کریں منتیں اپنی اور جو کہ ساتھ عبادت
 غیر مقصود کی کری چنانچہ نذر کری کہ واسطی ہر نماز کی تازہ وضو
 کیا کروں گا پورا کرنا اسکا مستحب ہی واجب نہیں ہی اور نذر ماننا ساتھ
 کسی گناہ کی باطل ہی چنانچہ کہی کہ جو فلاں بیمار میرا چنگا ہو جاوی تو

ساقونین

قسم کی گناہ

تو گیت گواؤن گایاناج کراؤن گافرایا حضرت فی کائنات دینی موصیہ
 اللہ یعنی نذر کرنا ساتھ گناہ کی جائز نہیں ہی اور نذر ساتھ کسی مریض
 کی ہی لغوی اور نذر کرنا سو ای خدا کی واسطی خمیر یا کسی کی و لیس
 گناہ ہی قریب شرک کی فصل بیچ حق اللہ تعالیٰ کی کہ سبب
 او سکا مریض ہی مانند کفارہ قسم کی بعضی اوقات میں اور قضا
 رمضان کی بعد افطار سفر یا بیمار کی واسطی وزہ رمضان کی کہ
 سبب واجب ہونی قضا کا ہی فصل بیچ حق اللہ تعالیٰ کی کہ سبب
 او سکا معصیت ہی مانند خود کی کہ سبب زنا یا جوری یا شرب پنی
 یا ہمت لگانی زنا کی واجب ہونی میں اور کفارہ کی کہ سبب افطار
 روز کی یا سبب قتل خطا کی یا ظہار کی واجب ہونی میں فصل بیچ
 حق العباد کی کہ سبب او سکا طاعت ہی جیسا کہ وفا کرنا کسی کی عہد کا
 کہ ضروری فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ اللَّهَ كَاتِبٌ
 الْمُسَوِّدَ لَیَعْنِیْ وَفَاكرو عہد کو بیشک عہد بوجہ جاوی گا ساتھ اسکی
 فرمایا حضرت فی الْعِدَّةُ دینار روایت کیا اسکو طبرانی فی علی اور
 ابن مسعودی اور روایت کیا ابن عباس کہ فی علی ہی اور انہوں نے
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الْعِدَّةُ دینار و بیل المین و وعدہ فقہ
 اخلف و بیل المین و وعدہ فقہ اخلف و بیل المین و وعدہ فقہ اخلف یعنی

وعدہ حکم قریش کا کہ گستاہی ہلاکت ہی اوسکی جو وعدہ کری پھر وفا
 نہ کری یہ کلمہ تین بار تاکیدیہ فرمایا اور بخاری و مسلمین ابی ہریرہ سے
 مروی ہے کہ حضرت نبی فرمایا آیتُ الْكُفَّارِیْنَ تِلْكَ زَادَتْهُمْ سُلْطٰنًا
 صٰلِحًا وَصَلٰی وَزَعَمَآتُهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ
 وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا عَمِنَ خَانَ یعنی نشانے منافق کی تین ہیں
 مسلمین زیادہ لایا اور کہا اگرچہ روزہ رکھی اور نماز پڑھی اور کبھی کہ
 میں مسلمان ہوں ایک نشانے وہ کہ جب بات کسی جو ہوشیاری اور
 جب وعدہ کری وفا نہ کری اور جب اوسکو امانت سونپی جاوی نہ پاس
 کری اور عبداللہ بن عمر سے مروی ہے فرمایا حضرت علی علیہ السلام
 وسلم نے کہ چار چیزیں ہیں جس میں بی چاروں ہوں وہ منافق ہیں جب
 اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کسی جو ہوشیاری
 کسی اور جب عہد کری پورا نہ کری اور جب لڑی جو کبھی سنا تہ
 سیکلی گالی دے اور حق العباد کہ سبب اوسکا ایک امر منہاج ہوں
 وہ فرض ہے اور مانند اوسکی کہ بسبب مول لینی اور چینی اور اجارہ
 دینی اور اجارہ لینی اور عاریت لینی اور امانت لینی اور قرض لینی
 اور نکاح اور مانند اوسکی کی لازم ہوتا ہے و اگر ان قولہ کا لیں نشانے
 بچی ہوئی مال کا بعد قبضہ کرنی قیمت کی خرید نہ کر اور مرہبہ

شرکاء کا خاوند کو اور سو پنپنا مکان کا صاحب غنہ کو اور پورا وینا
 قیمت کا اور قرض اور میرا و اجرت کا اور پیر وینا ساریت کا اور نہت
 کا اور یا نندا و نکی کا فرائض سی ہی اور حقون اللہ تعالیٰ کی سی کہ احتما
 مغفرت کا کہتی ہیں اولی واسطی اور اکی ہیں اور ضایع کرنا ان جتنوں کا
 اور نہ ادا کرنا قرضوں کا احتمال عدم مغفرت ہونی کا ہی فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم فی یغفر للشیہید کل ذنب الا الذین یزید
 کیا اسکو مسلم فی عبد اسد بن عمر شری یعنی بخشا جاویگا واسطی شہید
 کی ہر ایک گناہ سوای قرض کی اور فرمایا مطلق العینی طمعوڑ و آیت
 کیا اسکو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ سی یعنی دیر کرنا مالدار کا ادای
 قرض میں ظلم ہی ایک جنازہ آگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
 لایا گیا پوچھا آپ کی کیا اسپر کسی کا قرض ہی کہا لوگون فی نہیں
 اپنی اوپر نماز پڑھی اور ایک جنازہ آیا پوچھا کہ اسپر کسی کا قرض
 ہی کہا لوگون فی ہی پوچھا کچھ مال چھوڑا ہی کہا لوگون فی ہاں
 تین دینار آپ فی اوپر نماز پڑھی تیسرا جنازہ آیا پوچھا اسپر کسی کا
 قرض ہی کہا لوگون فی ہاں تین دینار پوچھا کچھ مال چھوڑا کہا لوگون
 فی نہیں فرمایا تم اسپر نماز پڑھو یعنی میں نہیں پڑھتا تم پڑھو اب وقتاؤ
 فی کہا یا رسول اللہ اسکا قرض مینی اپنی اوپر لیا آپ نماز اسکی پڑھیں

تاکید ادای قرض

اوس وقت اپنی نماز پڑھتی تھاری فی مسلم بن النعمان سے روایت کی اور
 بنوعی فی شرح السنہ میں ابی سعید خدری سے روایت کی کہ ایک
 جنازہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اس پر قرض ہی
 کہا لوگوں نے ہاں پوچھا حضرت نے کہ موافق ادائی قرض کی مال
 چوڑا ہی کہا نہیں فرمایا آپ نے کہ تم اس کی پڑ ہو حضرت علیؓ نے کہا
 کہ اوسکا قرض میں نے اپنی زمی لیا اوس وقت اپنی نماز پڑھتی اور
 فرمایا علیؓ کو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بندسی ہائی دیوی جیسی تو نے اپنی
 بار کو بندسی ہائی دی مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی کہ ایک مرد
 نے کہا یا رسول اللہ اوس حال میں کہ جنگ کفار پر موندہ مینی کیا ہو
 اور پیٹہ ندی ہو تو کیا اللہ تعالیٰ گناہ میری بخشش کا فرمایا ہاں مگر قرض
 اس طرح جبریلؑ نے مجھ کو کہا اور واسطی ادائی مہر کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 وَأَوَّلُ النَّسَاءِ صَدَقَاتُهُنَّ عَمَلُهُنَّ يَعْنِي عَوْرَتُوهُنَّ كَوَدَّ وَهَرَاوْنُ كِي خُوش مِل
 سی یا مال طلال سی بی شہبہ مابینا بردیانت کی اور فرمایا اَعْطُوا الْاَجْبِيَا
 اَحْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَّجْعِدَ عَنْ قَوْمِهِ رُوَايَتُ كَيْسَا السَّكَوَانِ مَا جِئْتِ ابْنِ سَر
 اور ابو بعلیٰ نے ابی ہریرہ سے اور طبرانی نے جابر سے اور حاکم اور ترمذی
 فی النسائی یعنی مزدور کو دے و مزدوری اس کی پہلی اسکی کہ نہ سو کہی سنیا
 اوسکا اور فرمایا حضرت نے اِذَا دَاخَلَ اِمْرَاَتُكَ اِلَى فِرَاشِكَ فَاَبْتَغِهَا غَضَبًا

لَعَنَ اللَّهُ لَكَ حَتَّى تُصَيِّرَ بَابَ كَيْسَ بِنَجَارِي وَسَلِمَ نِي ابِي سَهْرَه سِي لَعَنِي
 جب ہر دینی بی بی کو اپنی جھوٹی پر بلاوی اور وہ انکار کرنی پھر مر خفا
 ہو کر سورہی تو غرض شنی صبح تک اس عورت پر لعنت کرتی ہیں فرمایا
 اَللّٰهُ تَعَالٰی فِی اِنَّ اللّٰهَ بِاَمْرِكَ اَنْ تُؤَدَّ اِلَیْهَا مَآثِرُ اِلٰی اَحْلَیْهَا لَعَنِي
 اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ پونچا دو امانتوں کو اونکی مالکوں کی نظر
 فصل اگر کوئی ارادہ قرض ادا کرے بیکار کرتا ہو اور اسکو بیسیر نہو
 اور مر جاوی تو اسید ہی کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں قرض خواہ اوکی کو
 راضی کر دی اور اسکو ہشت میں لیجاوی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فِی مَنْ تَدَايَنَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَفِي نَفْسِهِمَا وَفَاءٌ لَهُ تَقَرَّ مَاتَ تَجَاوَزَ
 اللّٰهُ عَنْهُمَا وَارْضَى عَنْ عَمَلِهِمَا بِمَا شَاءَ وَمَنْ تَدَايَنَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ
 وَفَاءٌ لَهُ تَقَرَّ مَاتَ اَفْتَضَلَ اللَّهُ تَعَالٰی لِعَمَلِهِمَا مُدَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَوَايَتِ
 کیا اسکو حاکم فی ابی امام سی لَعَنِي جو کوئی معاملہ کرے اور قرض اوپر
 لازم ہو اور وہ ارادہ ادا کرنی اوکی بیکار کرتا ہو اور مر جاوی اللہ تعالیٰ
 اوکی بخشید گا اور قرض خواہ اوکی کو راضی کرے گا اور جو کوئی معاملہ کرے
 اور قرض دے دے اور نہیست ادا کی نہ کرتا ہو عوف دلاوے گا اللہ تعالیٰ قرض خواہ
 اوکی کو روز قیامت کی اور طہرائی اور حاکم فی ابی امام سی باندہ اسکی
 روایت کی ہی ساندہ اس عبارت کی مَنْ اَوْحَادٌ يَمْنَانٌ وَهُوَ يَبْنُو اَنْ

۱۱۱
 فاضل

يُؤْتِيهِ مَوَاقَاتٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَقَامُ الْقِيَمَةُ إِنِّي لَأُخَذُ بِعَبْدِيَ مُحَمَّدٍ
 فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُجْعَلُ فِي حَسَنَاتِ الْآخِرِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ
 أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ الْآخِرِ فَيُجْعَلَ عَلَيْهِ لِيَعْنِي چو کوئی مر جاوی اور از او
 ادای قرض کا نہ کرتا ہو فراویگا اسد تعالیٰ کہ میں بندے ہی کا حق ہا
 سی لوں گا پھر نیکیاں قرضدار کی قرضخواہ کو دلائی جاوے گی اور جو نیکیاں
 نہ ہوں گی تو بدیاں قرضخواہ کی قرضدار پر رکھی جاوے گی اور پھر ان ہی
 ابن عمر سی وایت کی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 دو قسم ہیں یعنی قرضدار اول وہ کہ مر جاوی اور نیت ادای قرض کی
 کرتا ہو سو میں دلی وسکا ہوں یعنی او کو بخشاؤں گا اور اسد تعالیٰ
 سی قرض او کا او کو دے گا اور دوسرا وہ کہ مر جاوی اور نیت ادای قرض
 نہ کرتا ہو پھر او کا حساب و سکی سی اور اسدن و سپہ شرفی نہیں ہی
 اور یوں ہی ابن عمر ہی آنحضرت سی وایت کی ہی فصل او حقون البنا
 کہ سب او کا گناہ ہی جیسی مار ڈالنا آدمی کا یا کٹ ڈالنا عضو کا
 یا لینا مال بہ زبردستی یا چوری کرنا یا خیانت کرنا یا کسی بی بی امیر
 کرنی اور گالی دینی اور مانند اسکی یا غیبت کرنی او اگر ان عقوبت کا
 پیر کرنا مال کا اور راضی کرنا منظریم کا ہی بی راضی کرنی منظریم کا
 مرزب اور مغفرت پہنچانے کرنی ایسی حقون کی نہیں ہو سکتی تا کہ وہ

فرمایا حضرت فی الدعا وین ثلثة فدیوان لا یجوز الله به شیئا
 ویدیوان لا یترک الله منه شیئ ویدیوان لا یغفر الله اما الذی یوان الذی
 لا یغفر الله فالشیرک واما الذی یوان الذی لا یجوز الله به شیئا
 فظلم العبد نفسه فیما بینة و بین ربه من صوم ترکہ
 او صلوٰۃ ترکہ ا فان الله تبارک و تعالیٰ یغفر ذلک و تجاوز لمن یشاء
 واما الذی یوان الذی لا یترک الله منه شیئ فظلم العبد
 بعضہم بعضا کالقصاص لافحالة روایت کیا اسکو عالم وارو
 فی عائشہ یعنی اعمال نامی تین قسم کی ہیں ایک وہ ہے کہ اسد تعالیٰ
 اسکو کچھ نہیں گنتا اور دوسرا وہ ہے کہ اس سے کچھ چھوڑ دیا گیا اور تیسرا
 وہ ہے کہ اسکو ہرگز نہیں بخشا پھر وہ نامہ کہ اسکو ہرگز نہیں بخشا
 وہ شرک ہی اور وہ نامہ کہ اسکو کچھ نہیں گنتا وہ ظلم بندی کا ہی
 اپنی جان پر ساتھ ترک کرنی حقون اسد تعالیٰ کی ترک کرنی نماز
 اور روزہ اور مانند اسکی ہی سو اسد تعالیٰ بخشا ہی اسکو واسطی کی
 چاہتا ہی اور یہ اسکی الٹی ہی جو قصد ترک نہ کر ہی اسے ایسی حدیث صحیح
 مسلم میں وارد ہی یلین العبد بین الکفر ترک الصلوٰۃ نفسه
 ملانی والی چیز در میان بنده اور کفر کی ترک نماز کا ہی اور جامع معنی
 ہی من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر جہارا یعنی جو کوئی ترک کر

نماز کو قصد آپس وہ کافر ہی ظاہر اور وہ نامہ کہ اس سے کچھ نہیں چھوڑتا
 وہ ظلم بند و نکاہی ایک کا دوسری پراوس میں عوض اور قصاص ہوگا
 البتہ اور طبرانی اور یانداونکی سلمان سے اور نزاری یون ہی اس
 روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ جو کوئی ہو
 نزدیک او سکی مظلمہ واسطی بہانی اپنی کی چاہی کہ دنیا ہی میں اس
 سے بخشو الی کہ دن قیامت میں نہ اشر فی ہی نہ روپیہ جو ظالم کی
 پاس نیک عمل ہوگا بقدر ظلم کی تو وہ نیک عمل اسکا لیکر مظلوم کو
 دیا جاوے گا اور جو نیک عمل ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوٹھا کر ظالم پر
 کسی جاوے گی روایت کیا اسکو بخاری فی ابی ہریرہ سے و مسلم اور ترمذی
 ابی ہریرہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی صحابی پوچھا کہ مفلس کون ہوتا ہے اونہوں نے کہا کہ مفلس
 وہ ہوتا ہے جو مال و متاع نہ رکھتا ہو حضرت ثانی فرمایا کہ مفلس است
 میری ہی وہ کوئی ہوگا کہ روز قیامت میں حاضر ہوگا ساتھ نماز روز
 اور زکات کی لیکن سیکو گالی دی ہو اور سیکو تہمت زنا کی لگائی ہو
 اور سیکو مال کہا گیا ہو اور سیکو خون کیا ہو اور سیکو مارا ہو پتھر
 بیٹھا یا جاوے گا اور بد لایا جاوے گا اس سے ہر ایک شخص نیکیان او سکی
 لی لیوے گا پتھر جب نیکیوں او سکی سے کچھ باقی نہ رہی اور تمام حقوق کہ او سکی

زمی پر ہوی ہون اور انوی ہون تو لمی جاوین گناہ منظر ہون کی
 اور اوپر رکھی جاوین پھر وہ دو رخ میں ڈالا جاوی اور فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی مائینہ رجل یضرب عبدہ الا قتید صیغۃ
 یوم القیامۃ روایت کیا اسکو نزار اور طبرانی فی عماری و ابی ہریرہ
 سی مانند اسکی یعنی کوئی مرد نہ ہو دی کہ مارا ہو ظلام اپنی کو مگر یہ کہ عونا
 لیا جاوگا اوس ہی روز قیامت کی اور سیطرح حاکم فی سلیمان اور احمد
 اور ابن مسعود وغیرہم سی وایت کی اور سیطرح طبرانی فی ابی امامہ اور
 ابی ہریرہ اور انس سی وایت کی اور بہنادی ابراہیم مخفی سی وایت
 کی کہ کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین کی کہتی تھی کہ اگر ایک مرنے
 ایک مرد کو کہا اے کئی یا اسی سوڑیا اسی گدھے اللہ تعالیٰ روز قیامت
 کی پوچھی گا کہ تونی دیکھا تھا کہ میں نے اوسکو کتنا یا سوڑیا گدھا پست
 کیا تھا فائدہ ظلم جیسی سلمان پر حرام ہی زمی پر ہی حرام ہی کہ عہد
 زمی کی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظلم کرنے سی زمی
 عہد کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی ہی فرمایا حضرت
 فی من قذفت ذمیالہ حد یوم القیامۃ بسیاط من ناد روایت کیا
 اسکو طبرانی فی وائلہ بن الاسقع سی یعنی جو کوئی تممت زنا کی کرے گا زمی
 اوسکو روز قیامت کی حد ماری جاوے گی آگ کی کوڑ و لسی اور فرمایا الا من

ظَلَمَ مُعَاوِدًا وَاتَّقَصَبَهُ مِنْ حُبِّهِ أَوَ كَلَّفَهُ كُفْرًا وَطَارَقَهُ أَوَ أَهْلَكَ مِنْهُ
 رَشِيئًا بَيْنَنَا طَيْبٌ نَفْسُهُ فَأَنَا حُجَّتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَعْنِي خَيْرُ دَارِ هُوَ
 کوئی ظالم که یک آدمی پر یک حق او سکی سی یا تکلیف دیکه او سکو زیاده
 طاقت او سکی سی یا ای او سی کوئی چیز بی رضا مندی او سکی کی توین
 جهنگله اگر دنگا سانه او سکی قیامت کی دن فائده جانتا چاهی که کوئی
 گناه هوسو اشکر کی جز او سکی تنهای سی اگر چه انتها او سکا کثیرا و شریئا
 هوسو موافق اس حدیث کی وه سی که حقوق عباد و خصوصاً مظلوم هرگز
 مهل نه چو طوسی جاوینگی بدلا او نکا ضروری مظلومونکو ثواب ظالمونکی
 نیکسون کا دیا جاو یکجا جب کوئی نیکی او کی نه ریگی تب گناه مظلومونکی
 ظالمون پر رکی جاوینگی او را نکو و رنج مین داخل کریگی بچهر جب بدلا بر نیو
 تمام هوگا اگر چه مدت طویل مین هو او رموسن ظالم مظالم سی پاک
 هونگی او سو قوت جنت مین داخل کی جاوینگی سانه بسبب ایمان
 کی که بدلا ایمان کا همیشه رهنما بهشت کا ای سی طرح امام بهقی نی
 کما لیکن شامت مظالم سی کبی هوتا سی که ایمان جاتا رهنما سی نفوذ
 بالعد منها الله تعالی صد و مظالم سی اپنی پناه مین رکی بیت
 میناش در پی آزار و هر چه خواهی کن بلکه در شریعت ما غیر ازین گناه نیست
 یعنی شریعت محمدی مین یا نند مظالم کی کوئی گناه نهین سی فائده

اگر کسی ذمہ نظام ہو اور اس سے توبہ کری اور ظلم کرنی سے پرہیز
 کری اور واپس کرنا منظام کا اور انسانی مظلوموں کا مقدر اور اسکی
 سی باہر ہو تو اس صورت میں امید ہی کہ اللہ تعالیٰ مدعیوں اور کسی کو
 روز قیامت کی راضی کری اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فِي رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّ الْعَرْشِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَالَ
 أَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِي مِظْلَةً مِنْ بَاطِنِي فَقَالَ اللَّهُ أَعْطِ أَخَاكَ مِظْلَةً فَقَالَ يَا رَبِّ لِمَ
 يَتَّقِي مِنْ حَسَنَاتِي نَفْسِي فَقَالَ اللَّهُ كَيْفَ تَفْتَنُكَ مِنْ مِزَانِي فَقَالَ يَا رَبِّ
 لِمَ يُجَلُّ مِنْ بَنِي آدَمَ وَأَنَا ضَعِيفٌ فَقَالَ اللَّهُ صِلِ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْجَاءِ وَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ يَوْمٌ عَظِيمٌ يَوْمَ مَحْتَجِجِ النَّاسِ إِلَى أَنْ يُجَلَّ
 عَنْهُمْ أَوزَارُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ اذْ فَعْ رَأْسَكَ فَأَنْظُرْ إِلَى الْجَنَانِ قَدْ
 رَأَسَهُ فَقَالَ رَبِّ أَرَأَيْتَ مَدَامِنْ مِنْ فِطْرَةٍ مِنْ تَفْعَةٍ وَمِنْ زَهَبٍ
 مَكْلَلَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ كَيْفِي بَنِي آدَمَ كَيْفِي صِدِّيقِ آدَمَ كَيْفِي شَهِيدِ صَدَا
 فَقَالَ لَعَنَ الْعَيْنَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ
 يَمْلِكُهُ قَالَ لَعَنَ قَالَ لَعْنُكَ مِنْ أَخِيكَ قَالَ رَبِّ إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خُذْ بِيَدِ أَخِيكَ فَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَإِنَّ الدِّشَّةَ
 يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَيْتُ كَيْفَا اسْمُهَا كَمْ أَوْ رَسِيقِي أَوْ

سعد بن منصور بنی انس سی یعنی دو مرد امت سیری سی دو زمانہ بہشتین
 آگے رب العزت کی پھر ایک کہی گا اسی پروردگار سیری منظم میرا بہائی
 سیری سی لی اللہ تعالیٰ دوسرے کو فرماویگا کہ وہی منظم بہائی اپنی کا
 وہ کہی گا اسی پروردگار کوئی نیکی سیری پاس باقی نہیں ہی اللہ تعالیٰ
 اوس منظم کو فرماویگا کیا کریگا تو نیکیوں اوسکی سی کچہ باقی نہیں
 رہی وہ کہی گا اسی پروردگار گناہ سیری مجسلی وٹھالی اور اس بات
 سی چشم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی آنسو بنی لگی اور فرمایا
 کہ وہ روز سخت وز بہوگا لوگ محتاج ہونگی اسکی کہ کوئی گناہ سیری وٹھا
 اللہ تعالیٰ منظم کو فرماویگا کہ سر اوٹھا اور دیکھ بہشت میں پھر وہ سر
 اوٹھا ویگا اور کہی گا الہی شہر دیکھتا ہوں میں چاندی کی اونچی اونچی
 اور سونی کی بنی ہوئی جڑاؤ ساتھ موتیوں کی واسطی کس بنی یا کس
 صدیق یا کس شہید کی ہونگی بی تمام شہر اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ بی دا
 اوسکی ہیں جو قیمت دیوی وہ کہی گا اسی پروردگار کون سی مالک استدار
 قیمت کا اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ تو مالک قیمت اسکی کا ہی کہی گا کتنی
 سی اللہ تعالیٰ فرماویگا ساتھ صاف کہی حق اپنی کی بہائی اپنی کو
 کہی گا یارب بخشا میں نی اوس سی اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ پکڑ ہاتھ اسکا
 اور بہشت میں لیجا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اسی لوگو

پر ہنر کرد و عذاب خدا سی اور اصلاح آپس میں کرو کہ اللہ تعالیٰ روز
 قیامت کی مسلمانوں میں ملاپ کرے اور یکا یعنی واسطی جسکی چاہی گا اور
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن قیامت کی چوبشتی لوگ
 بہشت میں جاؤں گے اور دوزخی لوگ یعنی کفار و دوزخ میں جاؤں گے
 ایک پکارنیوالا پکارے گا کہ اسی تمام اہل منطالم آپس میں بخشہ و ثواب
 تمہارا خدا پر ہی روایت کیا اسکو طہرانی نے انس ہی اور ایام ہانی
 سے ماخذاوسکی امام محمد غزالی نے کہا کہ پی حدیثیں محمول ہیں اور
 کسی پر کہ منطالم سی توبہ کبریٰ آورائیدہ کو چھوڑ دی یعنی ظلم کرنا آوزدہ
 لوگ آذاب ہونی ہیں اللہ تعالیٰ اونکی شان میں فرماتا ہی اِنَّ
 كَانَ لَكُمْ قَوَابِلُنَّ عَفْوًا قَرِيبًا کہنا کہ یہ تاویل خوب ہی اور حکم عام
 نہیں ہی اگر عام ہوتا تو کوئی دوزخ میں داخل نہوتا سبوال اگر کسی نے
 کسی پر ظلم کیا جان یا مال یا آبرو پر مظلوم کو بدل لاینا اوسکا جائز نہ
 یا نہیں جواب بدل لاینا مثل ظلم اوسکی کو جائز ہی اور زیادہ اس
 حرام ہی آور نہ بدل لاینا افضل اور اولی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نِيَاَعْتَدُ
 لَكُمْ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنی عوض کرو اوسپر مانند اوسکی کہ اوسنی ظلم کیا ہی
 تمپر یہ امر واسطی اباحت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نِيَاَعْتَدُ
 لَكُمْ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَلَكِنْ صَبَرْتُمْ لَكُمْ جَزَاءٌ مِّنْكُمْ

وَأَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ يَتَنَبَّأُ الْكَرْبُ وَتَمَّ تَوْعُضُ كَرْدَنَد
 اوسکی کہ تمپر کیا ہی اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہی واسطی صبر کر نیوالو کی
 اور صبر کرای محمد اور بنو کا صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اور مدد اس کی اور
 اے تعالیٰ فی وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا مَن عَفَا وَأَصْلَحَ
 فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمٍ
 فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ
 النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
 وَلَمَن صَبَرَ وَعَفَا إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ یعنی بدلہ لے لیا
 ہی کہ مانند اوسکی ساتھ اوسکی کیا جاویں بہر جو کوئی بدلہ نہ لے لی اور معاف
 کردی اور بلاپ چاہی سو ثواب و سکا خدا پر ہی بیشک اے تعالیٰ
 ظالموں کو دوست نہیں رکھتا یعنی دشمن رکھتا ہی اور جو کہ عوض لے
 بعد مظلومی اپنی کی سزا نہیں ہی اوپر کچھ پکڑ دینا اور آخرت میں جو
 کوئی کہ ظلم کری لوگوں پر اور فساد کری زمین میں ناحق اوزکو
 عذاب ہی دردناک اور جو کوئی صبر کری اور بخش دی حق ظالم اپنی کا
 بیشک یہ بہتر کامونی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اَنْ
 الْمُسْتَبَانَ مَا قَالَا فَعَلَىٰ كِبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَكُنِ الْمُسْلِمُونَ
 روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی فی ابی ہریرہ

یعنی دتخص کہ آپس میں بدگوئی کریں گناہ و دونوں کا اوپر جو سنی
 پہلی برا کہا جب تک دوسرا زیادہ مکرری اور سی کہ پہلی نی کہتا ہے
 اور فرمایا حضرت علیہ السلام فی الشیطان شیطان ان یتھانذات
 ویتکاذبان روایت کیا احمدی اور بخاری نی ادب میں ساتھ سند صحیح
 کی عیاض بن جمار سی یعنی دتخص کہ آپس میں گالی گلوچ کرتی ہیں تو
 شیطان ہیں آپس میں بیہودہ بکتی ہیں اور آپس میں جھوٹ بولتی
 ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِنَّ
 بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الدَّيْمِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ
 حَمِيمٌ وَمَا يُلْقِيهَا اِلَّا الدَّيْمِي صَبْرًا وَمَا يُلْقِيهَا اِلَّا ذُوْ حُطَّةٍ عَلَيْهِ
 وَامَّا يَنْزِعُهَا مِنْ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
 الْعَلِيمُ یعنی نیکی اور بدی برا نہیں ہی سو جو کوئی نیکی کہتا ہی ہی
 کیون اختیار کری بدی کو ساتھ نیکی کی فرغ کر یعنی جو کوئی تیری ساتھ
 بدی کری تو بدلی اوکی نیکی کر اس میں ہی بدی اوکی برے طرز و طرز
 اگر اس طرح کری تو ہر جو کوئی ساتھ تیری دشمنی کرنی دست یکنک ملے
 ہو جاوے گا اور نہ بیکر نیکی اس صفت کو مگر صابر لوگ اور نہ بیکر کا اس
 صفت کو مگر وہ جو نزدیک خدا کی نصیبہ کامل کہتا ہی اور اگر تیری
 دل میں دوسو سو پونہ شیطان کی طر فنی کہ باز کہی اس عمل سی

تو پناہ دے ہونڈہ ساتھ خدا کی بیشک خدا سننی والا جاننی والا ہی تھو
 پناہ دیگا ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہین کہ
 مہکو ہوٹھا کہتی ہین اور میری خیانت اور نافرمانی کرتی ہین
 اور مین اونکو مارتا ہون اور گالی دیتا ہون سو کیونکر ہوگا مجھکو
 اولیٰ فرمایا حضرت نی کہ خیانت کرنا اور جھٹلانا اور نافرمانی کرنا
 اونکا ساتھ مار پیٹ تیری کی حساب کیا جاوے گا پھر جو مار پیٹ تیری
 گناہ اونکی سی کم ہوگی تو تجھکو فضیلت ہوگی اور جو مارنا پیٹنا تیرا
 موافق گناہ اونکے کی ہوگا تو برابر ہوگی اور جو مار کوٹ تیری
 گناہ اونکی سی زیادہ ہوگی موافق زیادتی کی تھبسی عوض لیا جاوے گا
 اوس مرونی روٹا اور شور کرنا شروع کیا فرمایا حضرت نی کیا تو نی
 قرآن نین پڑھا ہی وَ نَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا
 تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى
 بِنَا حَاسِبِينَ یعنی کہ مین گی ہم ترازو عدل کی دن قیامت کی سو
 نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی کچھ اور جو ہوگا ظلم رائی کی دانی بھر تو لاؤنگی ہم
 اوسکو اور کافی ہین ہم حساب کرنیوالی اوس شخص نی کہا یا رسول اللہ
 کوئی بہتر چیز نہیں پاتا ہون مین جدا کر نی اونکی سی بیشک مین تمکو
 گواہ کرتا ہون کہ اؤنکو آزاد کیا مین نی روایت کیا اسکو احمد او

ترندی فی عائشہؓ سیٹ بدی را بدی سہل باشد چراہ اگر مری
 اَحْسِنَ اِلٰی مَنْ اَسَا بِمِثْلِ بِنِجْ خَوْبِی خَلَقَ اَوْنِی مِی کی اور میت
 تکبر کی اللہ تعالیٰ فی حق میں رسول کریمؐ کی فرمایا ہی وَاِنَّكَ
 خَلْقٌ عَظِيمٌ یعنی بیشک تو اوپر خلق بڑی کی ہی اور فرمایا اِنَّمَا رَحْمَةُ
 رَبِّكَ لَئِنْ لَمْ تَكُنْ لَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ
 حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَتَنَادَّ مِعْرُفٌ لِّبَبِّ حَمْدًا
 خدا کی کہ تمہیں ہی نرم ہو گیا تو واسطی لوگون کی یعنی کریم و رحیم
 ہوا تو اور جو تو بد خلق اور سخت دل ہوتا تو بیشک الگ ہو جاتی
 اگر دیر سی سوخیش تو قصور اونکی اور دعای مغفرت کر تو واسطی
 اونکی اگر کچھ قصور کریں اور ہر کام میں ساتھ اونکی مشورہ کر اور
 اللہ تعالیٰ حق میں خاصوں اپنی کی فرماتا ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ
 يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامٌ
 یعنی خاص بندے خدا کی وہ ہیں کہ چلتی ہیں زمین پر آہستہ اگر جاہل
 لوگ ساتھ اونکی خطاب بہالت ہی کرتی ہیں تو وہ لوگ جواب میں
 اونکی وہ بات کہتی ہیں کہ موجب سلامتی کی ہوا یدا اور گناہ ہی فرمایا
 حضرتؐ فی جو کوئی دلائی اور نرمی سے محروم ہو سوده ہر چیز سی
 محروم ہوا روایت کیا اسکو سلم فی جریر سی اور فرمایا بہت پیاری

تمہیں کی نزدیک میری وہ لوگ ہیں جو اخلاق نیک کتنی ہیں روایت
 کیا اسکو بخاری نے ابن عمر سی اور بخاری و مسلم میں ہی کہ بہت احباب
 تمہیں کا جو نیک خلق زیادہ تمہیں ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم فی اِنَّ الْکُؤْمِنَ لَیْ دَرِکٌ یَحْسِنُ خُلُقَهُ وَ رَجَاةٌ
 قَائِمٌ الْکَلِیلُ وَ صَاحِبُ الثَّهَارِ روایت کیا اسکو ابو داؤد فی یمنی مشک
 مؤمن پاتا ہی بسبب نیک خوئی اپنی کی مرتبہ اوس کی کا جو تمام
 رات نماز پڑھتا ہی اور دن کو روزہ رکھتا ہی اور فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بُعِثْتُ لَایْمَنُ حَسَنُ الْاَخْلَاقِ روایت
 کیا اسکو امام مالک نے موطا میں اور روایت کیا اسکو امام احمد فی
 ابی ہریرہ سی یعنی اوٹھایا گیا ہوں میں تاکہ تمام کرون میں خوبی
 اخلاق کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ
 رَفَعَهُ اللّٰہُ روایت کیا اسکو ابو نعیم حلیہ میں ابی ہریرہ سی حدیث
 قدسی میں ہر الکبریاءُ رَدَّ اَیُّیَّ وَالْعِظْمُ اِذَا رَیْتُ فَمَنْ نَازَعَنی فِیْ حِلِّی
 مِنْہَا فَرَمَیْتُ فِی النَّارِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن
 ماجہ فی ابی ہریرہ سی اور ابن ماجہ فی ابن عباس سی اور روایت
 کیا حاکم فی ابی ہریرہ سی الْکِبْرِیَاءُ رَدَّ اَیُّیَّ فَمَنْ نَازَعَنی فِیْ رِدَائِیْ
 قَصَصْتُہُ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ کبر یا اور تکبر چاہو میری ہی

اور عظمت اور بزرگی ازار میری ہی جو کوئی کھینچ کھانچ کر گیا تھا
 میری ان دونوں میں سے کسی ایک کو ڈالوں گا میں اس کو
 دوزخ میں اور ایک روایت میں ہی جو کہ یاد میری کہنچی گا ہلا
 کروں گا میں اس کو سہیت و ادیم تراز گنج مقصود نشان
 گرماز سیدیم تو شاید برسی : رَدِّ مَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ
 الْخِصَالِ مَا يَرْضَاهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ وَالنَّوْكَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمُتَّبِعِ
 سُنَّتِهِ بِعَوْنِهِ تَعَالَى آمَنَ

الحمد لله على احسانه که کتاب حقیقۃ الاسلام فارسی قاضی سنار اسد پانی تہی
 قدس سرہ کا ترجمہ اردو جس کا نام حقیقۃ الاسلام اردو ہے واسطے نفع رسانی
 کے باجائز ابن التبرجہ المرحوم اور یہ کہ کرنے حق تصنیف کے اس کا سارا میرا حشو
 محمد علی نجفی ان ملک طبع علوی و فدا دل چھاپکے شایع کی امید کہ حق طبع علوی کا
 کہ کے بلا اجازت کوئی صاحب نفراوین جیسے قدر نسخہ درکار ہوں مقام لکھنؤ طبع علوی

طلب نفراوین فقط الرقوم یکم ماہ مارچ ۱۳۰۷ھ

و اسے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی
 طبع علوی کی ہے ہر طبع ثبت کی گئی فقط

